مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ اہل حدیث لاہور

مسلک اہل حدیث کا داعی

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

جلد: 45

۲۶ صفر تا ۲ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ 19 تا 25 دسمبر 2014ء

شمارہ: 48

امیر پروفیسر سینیٹر ساجد میر

عمران کے دھرنوں کے پیچھے کون؟

سرفروشانِ حیاتِ جاوداں!

علم کی مسلمہ حقیقت اور مسلمانوں کا تاریخی کردار!

بدشگونی

کمال توحید کے منافی عمل

قرآن وسنت کی روشنی میں

- مسئلہ وراثت......؟!
- مسجد میں دوسری جماعت کرانا......؟!
- قیمت خرید سے زیادہ کا بل بنانا......؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

فرسودہ رسوم اور فرسودہ دلیل

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوۡ كَانَ الشَّيۡطٰنُ يَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝﴾ (لقمان)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اُتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادا کو پایا اسی کی تابعداری کریں گے (بھلا) چاہے شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔''

وراثتی بُری خصلتیں اور خرابیاں جو انسانی معاشرہ کا حصہ بن جائیں انہیں ترک کرنا ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ لیکن ایسا تبھی ہوتا ہے جب انسان اپنی انا کا غلام بن جائے۔ ''میں'' کی خاطر اپنی بھلائی قربان کر دے۔ اسلوب قرآن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایسا رویہ ہمیشہ باطل اور خواہش پرستوں کا رہا ہے۔ اس باطلانہ اور معاندانہ رویہ کو قرآن نے نقل کیا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کو دعوت کے ردعمل میں معاندین حق سے یہی جواب سننا پڑا کہ جس روش پر ہم قائم ہیں اور عرصہ سے قائم ہیں اسے کیسے ترک کر دیں؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت حق کو یہ کہہ کر ٹھکرا گیا کہ:

﴿قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِتَلۡفِتَنَا عَمَّا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا وَ تَكُوۡنَ لَكُمَا الۡكِبۡرِيَآءُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا نَحۡنُ لَكُمَا بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۷۸﴾ (یونس)

''وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے ہٹا دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے (اور اس کے بعد) تم کو سرداری مل جائے۔ (اس لیے) ہم تو تمہاری بات نہیں ماننے والے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے بھی جب بت پرستوں کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو اپنی انا کی شکست تسلیم کر لینے کی بجائے کہا گیا کہ:

﴿قَالُوۡا بَلۡ وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفۡعَلُوۡنَ ۝۷۴﴾ (الشعراء)

''کہنے لگے (کچھ بھی ہو) ہم نے تو اپنے باپ دادا کو یہی کرتے پایا ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مشرکین مکہ کی طرف سے ایسے ردعمل کا سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ انا کے غلام ہمیشہ سے یہی کرتے آئے ہیں:

﴿وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ فِىۡ قَرۡيَةٍ مِّنۡ نَّذِيۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمۡ مُّقۡتَدُوۡنَ ۝۲۳﴾ (الزخرف)

''ہم نے جس بستی میں بھی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے معتبر طبقہ نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر چلتے پایا ہے اور ہم تو انہیں کے نقش قدم پر چلیں گے۔''

یہی رویہ آج مسلمانوں میں سرایت کر چکا ہے۔ قرآن وحدیث کی تعلیمات جان لینے کے باوجود محافل میں ایسی بدعات وخرافات کا صرف اس لیے ہونا کہ یہ پرکھوں سے چلی آ رہی رسم ہے، مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

صدقہ کے فوائد

[بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ. فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ، فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ -لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ- فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ، وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ.] (رواہ مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک آدمی چٹیل زمین سے گزر رہا تھا کہ اس نے بادل میں سے آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو، پس وہ بادل کا ٹکڑا جھکا اور اپنا پانی وادی میں برسا دیا۔ پانی کی گذرگاہوں میں سے ایک گذرگاہ نے اس پانی کو اپنے اندر بہانا شروع کر دیا۔ وہ شخص پانی کے پیچھے چلتا رہا تو (اس نے دیکھا) کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا ہے اور اپنی کسّی سے پانی کو اِدھر اُدھر کھیتوں میں لگا رہا ہے۔ اس شخص نے اس سے کہا کہ اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا فلاں۔ (یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل سے سنا تھا۔) اس نے کہا اے اللہ کے بندے! تو مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں نے بادل سے آواز سنی جس بادل کا یہ پانی ہے کہنے والا کہہ رہا تھا کہ فلاں کے باغ کو پانی پلاؤ تیرا نام لیا۔ تو اس میں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا: جب تو نے پوچھ ہی لیا ہے تو سنو، جو آمدنی اس باغ سے ہوتی ہے اس کا $\frac{1}{3}$ حصہ میں صدقہ کر دیتا ہوں، میں اور میرا خاندان $\frac{1}{3}$ حصہ کھا لیتے ہیں اور اس آمدنی کا $\frac{1}{3}$ حصہ میں اس باغ پر خرچ کر دیتا ہوں۔''

یہ حدیث بڑی واضح ہے جس میں اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے والے شخص کا تذکرہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اس مال کی حفاظت کا بندوبست کرتا ہے۔ چٹیل اور خشک میدان ہے، پانی کا کوئی انتظام نہیں۔ اللہ اپنی مخلوق بادلوں کو حکم دیتا ہے کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلاؤ۔ اللہ چاہتا تو اس کے باغ پر بارش برسا دیتا مگر اس نے ایسا انتظام کیا کہ کہیں بارش اور ہوا سے اس کے باغ کے درختوں کو نقصان نہ پہنچے۔ نالی میں پانی بہہ کر جائے اور درختوں کی جڑوں کو پہنچے۔ ہمیں بھی اللہ کی راہ میں اچھا مال خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے مال میں بھی برکت پیدا فرما دے گا اور ہماری پریشانیوں کو دور کر دے گا۔

﴿اَلَیسَ مِنکُم رَجُلٌ رَشِیدٌ﴾

پچھلے دنوں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے عمران خاں نے کہا کہ ۱۶ دسمبر کو پورا پاکستان بند کر دیں گے۔ ۴ دسمبر کو لاہور‘ ۸ دسمبر کو فیصل آباد اور ۱۲ دسمبر کو کراچی بند کر دیں گے۔ اس کے بعد نواز شریف کے لیے حکومت چلانا مشکل ہو جائے گا۔ اس اعلان سے واضح ہوتا ہے کہ عمران کے پاس سنجیدہ‘ مدبر اور دور اندیش افراد کی کمی ہے۔ ۱۶ دسمبر جو سقوطِ ڈھاکہ کا سیاہ روز ہے کہ جب جنرل نیازی نے بھارتی جنرل آروڑہ کے آگے ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں ہتھیار ڈال دیئے اور پاکستان کی ۹۰ ہزار فوج بھارت کی قید میں چلی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ہتھیار ڈالنے کے بعد جنرل آروڑہ کو جنرل نیازی گندے لطائف سے محظوظ کرتا رہا۔ بقول بریگیڈیئر صدیق سالک یہ لطیفے اتنے غلیظ تھے کہ انہیں دہرا کر اس المناک داستان کو مزید غلیظ نہیں کر سکتا۔

عمران خان نے ۴ دسمبر کو لاہور بند کرنے کا اعلان کر دیا تھا جب کہ ۴ اور ۵ دسمبر کو مینار پاکستان کے میدان میں جماعۃ الدعوۃ نے اجتماع کا پروگرام بنا رکھا تھا اور بہت سے شہروں کے در و دیوار ان کے اشتہارات سے اٹے پڑے تھے۔ آخر عمران کو اپنا پروگرام بدلنا پڑا۔ اس لیے ہماری یہ رائے قرین قیاس ہے کہ عمران کے پاس کوئی ’’رجل رشید‘‘ نہیں ہے۔ البتہ شیخ رشید ضرور ہے جو عمران کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلاتا ہے اور جلسوں میں اپنے کارکنوں کو جلاؤ گھیراؤ‘ مرو اور مارو کا سبق دیتا ہے۔ اس کی ایک جھلک فیصل آباد کے پروگرام میں نظر آتی ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ لانگ مارچ کے آغاز اور دھرنے تک تحریک انصاف کی لیڈر شپ تضادات کا شکار ہے۔ جاوید ہاشمی اس کی غلط پالیسیوں اور تضادات کی وجہ سے جلد چھوڑ گئے۔ شاہ محمود قریشی کچھ کہتے ہیں اور عمران کچھ اور اعلان کرتے ہیں۔ عمران خان نے دھرنے کے آغاز میں کہہ دیا تھا کہ ہم وزیر اعظم کا استعفیٰ لیے بغیر واپس نہیں جائیں گے اور اس کے علاوہ کسی طور پر بھی مذاکرات نہیں کیے جائیں گے۔ اسی روز شاہ محمود قریشی نے کہا کہ ہم ہر وقت مذاکرات کے لیے تیار ہیں اور وزیر اعظم کے استعفیٰ کے علاوہ بھی حکومت سے بات چیت کی جائے گی۔ عمران خان نے پلان سی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مرحلہ وار بڑے شہروں اور پورے پاکستان کو بند کر دیں گے۔ اسی روز محمود شاہ قریشی نے صحافیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے سڑکیں بند کرنے کا اعلان کیا ہے‘ کاروبار بند نہیں کیا جائے گا۔ فیصل آباد میں شدید ہنگامہ آرائی اور محاذ آرائی کی وجہ سے تاجر دکانیں بند کرنے پر مجبور ہو گئے۔ تحریک انصاف کے مرکزی رہنما اپنے سیاسی امور میں اتفاق نہیں رکھتے بلکہ تضادات کا شکار ہیں اس لیے وہ قوم کی رہنمائی کے اہل نہیں۔

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ کسی وقت عمران خان کی طرف سے وزیر اعظم کے استعفیٰ کا مطالبہ شرطِ اول تھا۔ اب وقت نے ان کو ڈی چوک کے دھرنے‘ ہزاروں کی تعداد سے کم کر کے سینکڑوں میں محدود کر دیئے ہیں۔ اور اس کی حیثیت ایک گلی کوچہ اور چوک میں کسی مجمع لگانے کی باقی رہ گئی ہے۔ جسے دیکھنے کے لیے چند تماشائی جمع ہو جاتے ہیں۔ اب تو مناسب یہ ہے کہ تحریک انصاف دھرنا اور شہر بند سیاست ترک کر کے پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں واپس آ کر اپنا کردار ادا کرے۔ عمران خان کا یہ اعلان کہ وہ ۱۶ دسمبر کو پورا پاکستان بند کر دیں گے حالانکہ ضرورت یہ ہے کہ شہر بند ایسے ملک دشمن پروگرام ختم کر کے خلوص نیت سے مذاکرات کا آغاز کریں۔ حکومت مذاکرات کے لیے آمادہ نظر آتی ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ مذاکرات کے آغاز سے پہلے خوشگوار ماحول اور حالات پیدا کیے جائیں۔ احتجاجی سیاست ختم کی جائے اسی صورت میں مذاکرات بھی کسی منطقی نتیجہ پر پہنچ سکیں گے اور عوام کو ریلیف کے ساتھ ملکی معیشت بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے گی۔

روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ لاہور کے ایک کالم نگار نے لکھا ہے کہ ایک عربی اخبار ’’گلف نیوز‘‘ نے نہایت خوبصورت تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عمران نیا پاکستان نہیں بنا رہے بلکہ وہ گزشتہ چار ماہ سے جاری احتجاجی سیاست اور دھرنے دے کر پاکستان کو اپاہج ضرور بنا رہے ہیں۔ یہ تبصرہ ایک ایسے غیر جانبدار اخبار کا ہے جس کو نہ تو حکومت سے کوئی مفاد ہے اور نہ اسے پاکستان کی سیاست سے کوئی دلچسپی ہے۔ لیکن اس کی بات سو فیصد درست ہے کیونکہ گزشتہ

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
بدشگونی سے بچیے......خطبہ حرم مدنی	6
نبی کریمﷺ......بحیثیت معلم	8
برصغیر پاک و ہند میں اہلحدیث کی تاریخ	13
حریت فکر کے مجاہد	16
خواتین کی ذمہ داریاں	19
یادِ رفتگاں......مولانا عبدالقیوم سلفیؒ	22
اخبار الجماعہ	23

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ’’اہل حدیث‘‘
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ وی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ’’دلستر پرنٹ ان‘‘ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

چار ماہ کے دوران دھرنوں، جلسوں اور احتجاجی سیاست کی وجہ سے پاکستان کی صنعت، تجارت اور معیشت کو آٹھ ارب کا نقصان پہنچ چکا ہے۔ تجارتی اور صنعتی حلقوں کی طرف سے یہ اطلاعات آ رہے ہیں کہ بزنس کمیونٹی عمران کی احتجاجی سیاست کو مسترد کرتی ہے۔ اگر عمران نے افرادی قوت کے ذریعے کاروباری ادارے بند کرنے کی کوشش کی تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا۔ کیونکہ سیاسی دھرنے ملکی معیشت کے لیے زہر قاتل ہیں۔ سرمایہ کار ملک میں سرمایہ لگانے سے خائف ہیں۔ ایسے حالات میں پٹرولیم مصنوعات میں کی گئی قیمتوں میں کمی ایک احسن اقدام ہے۔ اس سے ملکی معیشت بالعموم اور عام آدمی پر بالخصوص مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی، ضروریات زندگی کی اشیاء کی قیمتوں میں تخفیف، پروڈکشن اور ذرائع رسل ورسائل کی لاگت میں کمی عام آدمی کی زندگی میں سہولت فراہم کرے گی۔

آپ جانتے ہیں کہ تحریک انصاف نے ۲۰۱۳ء کے عام انتخابات کے نتائج کے تقریباً ایک سال کے بعد مسترد کرتے ہوئے حکومت کو دھاندلی کی پیداوار قرار دیا اور ۱۴ اگست سے لاہور تا اسلام آباد آزادی مارچ کیا اور اب تک احتجاج پر ہے اور چند شہروں میں حالات خراب کرنے کا پروگرام بنا رکھا ہے۔ اب وزیر اعظم کے استعفیٰ سے ہٹ کر آئندہ کے لیے انتخابی اصلاحات، بائیومیٹرک سسٹم، انتخابات کے نتائج کا آڈٹ اور دھاندلی کی تحقیقات ایسی شرائط منوانا چاہتی ہے۔ اس کے لیے مذاکرات ہونے چاہئیں۔ دھرنا سیاست چھوڑ دی جائے پھر ہی مذاکرات ہو سکیں گے۔

آخر میں ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ عمران خان ۲۰۱۸ء تک حالات خراب کر کے وزیر اعظم بننے کے خواب لینا چھوڑ دیں اور عوام کو دوطرفہ محاذ آرائی کی طرف نہ لائیں، یہ ملک وملت کے لیے نقصان کا باعث بنے گی اور تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔

امام کعبہ سماحۃ الشیخ الدکتور عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ کے لیے درخواست دعاءِ صحت

گزشتہ دنوں شؤونِ حرمین شریفین کے رئیس امامِ کعبہ سماحۃ الشیخ الدکتور عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ کو نماز کے دوران دل کی تکلیف ہو گئی۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا اور ضروری علاج جاری ہے۔ بحمد اللہ اب ان کی طبیعت روبصحت ہے، تاہم قارئین کرام حضرت موصوف کی صحت کاملہ، عاجلہ ونافعہ کے لیے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔ (ادارہ)

عمران کے دھرنوں کے پیچھے اسٹیبلشمنٹ نہیں اس کے بعض عناصر کا ہاتھ ضرور موجود ہے۔ پروفیسر ساجد میر

اپنی بات منوانے کے لیے قتل وغارت کا راستہ اسلامی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ طالبان اور داعش دونوں غلط راستے پر گامزن ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر کا کہنا ہے کہ عمران کے دھرنوں کے پیچھے فوج کا بحیثیت ادارہ نہیں البتہ اسکے بعض عناصر کا ہاتھ ضرور موجود ہے۔ دھاندلی ملک کا سب سے بڑا مسئلہ نہیں میرے نزدیک بدامنی اور دہشت گردی ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور اس کا دائرہ پورے خطے میں پھیل چکا ہے۔ ہم اسے خلا میں کھڑے ہو کر حل نہیں کر سکتے، اس کے لیے ہمیں بھارت، افغانستان اور ایران سے اپنے معاملات درست کرنا ہوں گے۔ ایک انٹرویو میں ان کا کہنا تھا کہ پرویز مشرف کے مستقبل کا فیصلہ عدالت نے کرنا ہے تاہم مشکلات کے باوجود اگر انہیں پھانسی نہیں لیکن ایسی سزا ضرور ملنی چاہیے، جس سے آئندہ ایسی قبضہ گیری اور آئین شکنی کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو۔ آئین شکنی کرنے والے آمر مشرف کی طرف سے ملک کو بحران سے نکالنے کے لیے تیسری قوت کی تشکیل کی باتیں آمریت کی راہ ہموار کرنے کے مترادف ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اسلام میں اپنی بات منوانے کے لیے قتل وغارت گری کی کوئی گنجائش نہیں، طالبان یا داعش جو طریقہ اختیار کر رہے ہیں اسے اسلامی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ماضی میں حکومت اور فوج دونوں کی مرضی سے ڈرون حملے ہوتے رہے اور موجودہ حکومت کی طرف سے ان کی جس طرح مخالفت ہونی چاہیے وہ مجھے نظر نہیں آتی۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بھارت نے کبھی بھی پاکستان کو دل سے قبول نہیں کیا، کشمیر اور پانی کے تنازعات کے حل کے بغیر بھارت سے دوستی نہیں ہو سکتی۔

امیر شہر ساہیوال حاجی محمد شریف قاسم انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ساہیوال...... مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر ساہیوال کے امیر حاجی محمد شریف قاسم پیرانہ سالی اور مختلف عوارض کی وجہ سے ۸ دسمبر کی شام کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت نیک سیرت اور دینی وجماعتی کاموں میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ مسجد کے متولی اور کم وبیش بیس سال سے مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر کے امیر چلے آ رہے تھے۔ 9 دسمبر کو 11 بجے صبح مرحوم کی نماز جنازہ حضرت مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں شہر اور دور دراز علاقوں سے علمائے کرام، جماعتی ذمہ داران، کارکن، طلبہ، تاجر اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں لوگ شریک ہوئے اور بادیدۂ نم انہیں سپرد رحمت باری کر دیا گیا۔ دریں اثناء امیر محترم سینیٹر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے تعزیتی بیان میں مرحوم کی مغفرت کے ساتھ ساتھ سوگوار خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

تعزیت کے لیے مرحوم کے صاحبزادے محمد الیاس کا فون نمبر 0333-6901797

احکام و مسائل

جناب مولانا ابومحمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

مسئلہ وراثت

سوال ہمارے ایک عزیز فوت ہوئے ہیں، اس کی کوئی اولاد نہ تھی، پسماندگان میں والد، والدہ، بیوی، ایک بھائی اور ایک بہن ہے۔ اس کی جائیداد بارہ لاکھ ہے، اسے ورثاء میں کیسے تقسیم کیا جائے گا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کر دیں۔

جواب مرحوم لاولد فوت ہوا ہے، اس کی جائیداد سے چوتھا حصہ اس کی بیوہ کو ملے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو بیویوں کو تمہارے ترکہ میں سے $\frac{1}{4}$ حصہ ملے گا۔'' (النساء: ۱۲)

متعدد بہن بھائیوں کی موجودگی میں ماں کو کل جائیداد میں سے چھٹا حصہ ملتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر سب کے بہن بھائی ہوں تو ماں کے لیے $\frac{1}{6}$ ہے۔'' (النساء: ۱۱)

باپ عصبہ ہے، مقررہ حصے نکالنے کے بعد جو باقی بچے گا وہ باپ کو عصبہ ہونے کی حیثیت سے مل جائے گا۔ حدیث میں ہے: ''مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کے حصے دو اور جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کے لیے ہے۔'' (بخاری، الفرائض: ۶۷۳۵)

باپ کی موجودگی میں بہن بھائی محروم ہیں، انہیں میت کے کلالہ ہونے کی صورت میں حصہ دیا جاتا ہے۔ کلالہ وہ میت ہوتی ہے جس کی اصل یا فرع موجود نہ ہو۔ سہولت کے پیش نظر متروکہ جائیداد کے بارہ حصے کر دیئے جائیں۔ اس میں سے دو حصے والدہ کو، تین بیوہ کو اور باقی سات حصے والد کو دیئے جائیں۔ چونکہ کل جائیداد بارہ لاکھ ہے اس لیے دو لاکھ والدہ، تین لاکھ بیوہ اور سات لاکھ والد کو ملیں گے۔ واللہ اعلم!

مسجد میں دوسری جماعت کرانا

سوال ہماری مسجد میں چند نوجوان ہر روز صبح کی نماز کے بعد دیر سے آتے ہیں اور اپنی الگ جماعت کرواتے ہیں۔ ان کی یہ عادت ہے، کیا اس طرح دوسری جماعت کروائی جاسکتی ہے؟ نیز کیا اس عمل کو عادت کے طور پر اختیار کیا جاسکتا ہے؟ وضاحت کر دیں۔

جواب ہمارے ہاں عام طور پر دو طرح کی مساجد ہوتی ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

❶ بازار، مارکیٹ، کارخانے، اسٹیشن، بس اسٹینڈ، پٹرول پمپ یا کسی گزرگاہ میں مسجد بنائی جاتی ہے جہاں کوئی امام مقرر نہیں ہوتا، وہاں لوگ گروہ در گروہ آتے ہیں۔ کچھ فرداً فرداً نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں جبکہ کچھ لوگ جماعت کا اہتمام کر لیتے ہیں۔ اس قسم کی مساجد میں اگر ایک نماز کے لیے وقفے وقفے کے ساتھ متعدد جماعتیں ہو جائیں تو بلا کراہت جائز اور مباح ہے، اس پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ اس قسم کی مساجد میں وقفہ وقفہ سے متعدد جماعتیں ہو سکتی ہیں۔

❷ دوسری وہ مساجد ہیں جو کسی محلے، گاؤں یا شہر میں بنائی جاتی ہیں اور ان میں باقاعدہ ایک امام تعینات ہوتا ہے جو بروقت جماعت کا اہتمام کرتا ہے۔ اذان کا بندوبست بھی وہاں ہوتا ہے، ایسی مساجد میں تکرار جماعت کی دو صورتیں ممکن ہیں:

۞ اتفاقاً دو یا تین یا زیادہ آدمی اس وقت مسجد میں آگئے جب باضابطہ جماعت ہو چکی تھی تو وہ فرداً فرداً پڑھنے کی بجائے جماعت کا اہتمام کر لیں تو اس کے جواز میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے، سیدنا ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرتے ہوئے اس کے ساتھ نماز ادا کرے۔'' (ابوداود، الصلوۃ: ۵۷۴)

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ (نیل الاوطار: ص ج ۳، ص ۱۷۱)

امام ترمذی نے اس حدیث پر بایں طور پر عنوان قائم کیا ہے: ''جس مسجد میں ایک بار باجماعت نماز ہو چکی ہو، اس میں جماعت کا بیان۔''

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی عارضہ کی وجہ سے باجماعت نہ پا سکے تو ایسے چند افراد کو باجماعت نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ کچھ اہل علم کا خیال ہے کہ اجتماعیت اور پہلی جماعت کی اہمیت کو برقرار رکھنے کے لیے دیر سے آنے والے حضرات نماز اکیلے ہی پڑھیں، یہ موقف اپنی جگہ پر درست اور قرین قیاس ہے لیکن باجماعت ادا کرنے کے جواز میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ جیسا کہ امام بخاریؒ نے تعلیقاً بیان کیا ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ایک ایسی مسجد میں آئے جس میں نماز ادا کی جاچکی تھی تو انہوں نے وہاں باجماعت نماز ادا کی۔ (بخاری، الاذان قبل حدیث: ۶۴۴)

۞ ایک صورت یہ ہے کہ جو سوال میں بیان کی گئی ہے کہ چند نوجوان ہر روز دیر سے مسجد میں آتے ہیں اور اپنی الگ جماعت کرواتے ہیں۔ اس اقدام کو کسی صورت میں مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا، بلکہ ایسا کرنا جماعتی استحکام اور اجتماعیت کو توڑنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح ہمارے دینی جلسوں میں دیکھا جاتا ہے کہ نماز باجماعت ہو رہی ہوتی ہے لیکن کچھ حضرات اپنے کام یا

فضول باتوں میں مصروف رہتے ہیں، جب اصل جماعت ہو جاتی ہے تو وہ اپنی ''نئی'' جماعت کرواتے ہیں۔ بعض اوقات تو اس طرح کی متعدد جماعتیں بیک وقت ہوتی نظر آتی ہیں اس قسم کی جماعت کو کوئی بھی صاحب بصیرت اہل علم اچھا نہیں کہے گا۔ ہمیں نماز باجماعت کی نزاکت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اہل علم کو چاہیے کہ وہ ایسے خام نوجوانوں کی تربیت کریں تا کہ جماعتی اتحاد پارہ پارہ نہ ہو۔ اصل جماعت کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرنا چاہیے اصل جماعت سے دانستہ پیچھے رہنا پھر اپنی جماعت کرانا انتہائی محل نظر ہے۔ واللہ اعلم!

قیمت خرید سے زیادہ کا بل بنانا

سوال ہماری ہارڈ ویئر کی دکان ہے، ہمارے پاس پلمبر آتا ہے اور ہزار روپے کا سامان خریدتا ہے اور ہمیں کہتا ہے کہ بارہ سو کا بل بنا دو اگر ہم اس کی خواہش کے مطابق بل بنا کر نہ دیں تو وہ دوسری دکان پر چلا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمیں مجبوراً یہ کام کرنا پڑتا ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب گاہک کی فرمائش کے مطابق قیمت خرید سے زیادہ کی رسید دینا جھوٹ اور غلط بیانی ہے۔ جو لوگ اس طرح کا بل بناتے ہیں وہ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں تا کہ لوگوں سے زیادہ رقم وصول کریں، ایسا کرنا حقوق العباد پر ڈاکہ ڈالنا ہے، قیامت کے دن اس کے متعلق باز پرس ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قیامت کے دن ہم عدل وانصاف پر مبنی ترازو کھڑا کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کی جائے گی اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی ظلم ہوا تو ہم اس کو بھی لا حاضر کریں گے اور ہم اکیلے حساب لینے کے لیے کافی ہیں۔'' (الانبیاء: ۴۷)

اس آیت کے پیش نظر ان حضرات کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے جو قیمت خرید سے زیادہ بل بنا کر مالک سے زیادہ رقم وصول کرتے ہیں۔ گاہک نہ ٹوٹنے کے خیال سے زیادہ بل بنا کر دینا بھی دوسروں کے ساتھ گناہ کے کام میں تعاون کرنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو، گناہ اور ظلم پر مبنی کاموں میں دوسروں کا تعاون نہ کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔'' (المائدہ: ۲)

سوال میں جس کردار ناہنجار کا ذکر ہے یہ ہر محکمے اور ہر شعبہ زندگی میں ہوتا ہے، ایک مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی کے ساتھ اس طرح کا دھوکہ کرے۔ حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے لیے دھوکہ بازی حرام ہے۔'' (ابن ماجہ، التجارات: ۲۲۴۱)

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص کو اکثر خرید و فروخت کے وقت دھوکہ دیا جاتا تھا، اس نے آپ سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''جب تم کسی سے معاملہ کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہیں ہوگا، چنانچہ وہ شخص معاملہ کرتے وقت یہ الفاظ کہہ دیتا تھا۔'' (بخاری، الاستقراض: ۲۴۰۷)

امام بخاریؒ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''خرید و فروخت میں فریب کاری اور دھوکہ دہی ناجائز ہے۔'' (بخاری، البیوع، باب نمبر ۴۰)

لہٰذا ایک مسلمان کو ایسے کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے جن کے ارتکاب سے اس کا ایمان مجروح ہوتا ہو۔ واللہ اعلم!

قرض کو زکوٰۃ کی مد سے منہا کرنا

سوال میں ایک فیکٹری کا مالک ہوں، ماتحت عملہ مجھ سے قرض حسنہ لے لیتا ہے، پھر وہ اسے ادا نہیں کر پاتا، جب میں نے زکوٰۃ ادا کرنا ہوتی ہے تو زکوٰۃ کی مد میں اس قرض کو منہا کر دیتا ہوں، جبکہ وہ زکوٰۃ کا حقدار بھی ہوتا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب کسی کو قرض دینا بہت بڑا ثواب ہے، لیکن اگر کوئی مقروض تنگ دست ہے تو اسے ادائیگی تک کے لیے مزید مہلت دینا بھی کار ثواب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر کوئی تنگی والا ہے تو اسے کشادگی تک مہلت دینی چاہیے۔'' (البقرہ: ۲۸۰)

رسول اللہ ﷺ نے اس کی بہت فضیلت بیان کی ہے، سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کا دوسرے انسان پر حق ہو اور حق لینے والا اسے مہلت دے تو ہر روز کے بدلے اسے صدقہ کا ثواب ملے گا۔'' (مسند امام احمد: ج ۴، ص ۴۴۲)

بنی اسرائیل کا ایک مالدار تاجر آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، اگر کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خدام سے کہتا کہ اس سے درگزر کرو شاید اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہم سے درگزر کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمائی۔ (بخاری، البیوع: ۲۰۷۸)

اگر مقروض کو قرض معاف کر دیا جائے تو قرآن کریم نے اس کی بہت ترغیب دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور صدقہ کرو تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔'' (البقرہ: ۲۸۰)

زمانہ جاہلیت میں قرض کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں سود در سود کی صورت میں اضافہ ہوتا جاتا، جس سے وہ تھوڑی سی رقم بھی پہاڑ بن جاتی اور اس کی ادائیگی ناممکن ہو جاتی۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اگر کوئی تنگ دست ہے تو اسے کشادگی تک مہلت دی جائے اور اگر قرض بالکل ہی معاف کر دیا جائے تو بہت ہی بہتر ہے۔ جیسا کہ حدیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی تکالیف سے نجات دے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کر دے۔'' (مسلم، المساقاۃ: ۴۰۰۰)

صورت مسئولہ میں زکوٰۃ کی مد میں قرض معاف کر د[illegible] بات ایک سودا بازی ہے اور اپنی رقم نکلوانے کا ایک بہانہ ہے۔ مالدار آدمی نے تو زکوٰۃ کی مد سے اپنا قرض وصول کر لیا ہے، اس نے کونسا مقروض پر احسان کیا ہے۔ پھر زکوٰۃ ایک عبادت ہے اور عبادات میں نیت شرط ہوتی ہے، جس وقت مقروض کو رقم دی گئی تھی اس وقت زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت نہ تھی۔ اس لیے اگر قرض کو زکوٰۃ کی مد سے معاف کیا جائے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ بہتر ہے کہ اسے قرض معاف کر دیا جائے یا پھر اسے زکوٰۃ دے کر اپنے قرض کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کو

بدشگونی سے بچیے

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حسین آل شیخ حفظہ اللہ
امام مسجد نبوی

مترجم — جناب حافظ محمد سرور — نظرثانی — جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اے مسلمانو! میں تم سب کو اور خود کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، اس لیے کہ صاحب تقویٰ کو رب بچا لیتا ہے اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے وہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

اے برادران اسلام! قرآن وسنت کے مطابق عقیدۂ توحید کی ایک شق یہ بھی ہے کہ تمام قسم کی توہمات و خرافات اور گمراہی کی تمام تر شکلوں سے دور رہا جائے۔

یاد رکھیے کہ زمانہ قدیم وجدید کی خرافات میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ کسی چیز کو طبعاً یا موروثی عادت کے طور پر ناپسند کرتے ہوئے اس سے بدشگونی اور بری فال لیتے ہیں جس کا تعلق دیکھی ہوئی چیز سے بھی ہو سکتا ہے اور سنی ہوئی سے بھی۔ مثلاً صفر کے مہینے کو، کسی خاص پرندے کو یا کسی بات کے سننے یا کسی برے منظر کے دیکھنے کو منحوس سمجھنا۔

وہ لوگ بھی ہیں کہ جو بدشگونی کے باعث اپنے ان ضروری کاموں سے بھی رک جاتے ہیں، جو وہ کرنے لگے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے شواہد کے ساتھ ایک مرفوع حدیث روایت بیان کی ہے کہ: ''بدشگونی یہ ہے کہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا انحصار ہی شگون کے موافق یا مخالف ہونے پر ہو جائے۔''

عز بن عبدالسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں، عربی لفظ اَلتَّطَیُّر اول میں پیدا ہونے والے برے خیال کو، جبکہ اَلطِّیَرَ اس برے گمان کے مطابق کیے گئے فعل پر بولا جاتا ہے۔

اسی طرح کی باطل بدشگونی اور توہمات پر مبنی بدفالی پر اعتقاد رکھنا اسلام کی نظر میں قطعاً کھوکھلا پن اور بے حقیقت چیز ہے۔ ایسے اعتقاد (نفع ونقصان کے مالک اپنے مدبر خالق پر توکل کے منافی ہیں۔ یہ طے ہے کہ اس کے ارادے، مشیت اور قدرت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا جو اسباب کے تحت کائنات میں کارفرما ہے۔

مسلمانو! قرآن وسنت نے ایسے غلط نظریات سے خوب خوب آگاہ فرمایا ہے تاکہ ان اوہام وخرافات کی ہر شاخ اور جڑ کو اکھاڑ پھینکا جائے اور توحید خالص، صاف شفاف اور صحیح وسالم رہے۔

جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قرآن مجید نے اگر بدشگونی کا تذکرہ کیا ہے تو صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے دشمنوں اور توحید خالص اور عقیدۂ صحیح کے مخالفین کی صفت کے طور پر کیا ہے۔''

''قرآن مجید نے اگر بدشگونی کا تذکرہ کیا ہے تو صرف انبیاء کے دشمنوں اور توحید خالص اور عقیدۂ صحیح کے مخالفین کی صفت کے طور پر کیا ہے۔''

ہمارے پیارے رسول ﷺ کا فرمان صحیح بخاری ومسلم میں مذکور ہے:

''کوئی بیماری از خود متعدی نہیں ہوتی، بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں، نہ الو منحوس ہے اور نہ ماہ صفر میں کوئی نحوست ہے۔''

مراد یہ ہے کہ ان چیزوں کی بذات خود کسی طرح کوئی تاثیر نہیں۔ سو کسی مسلمان کے لیے قطعاً جائز نہیں کہ وہ ان چیزوں پر یقین رکھے یا ان کی کچھ پروا کرے۔

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ان بے کار چیزوں سے کبھی ہار نہ مانے، اور ان خرافات کو کوئی حیثیت نہ دے۔ نہ اپنی ضروریات اور مفاد پورے کرنے سے رکے۔

بدشگونی لینا شرک اور واجب کمالِ توحید کے منافی ہے۔ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بدشگونی شرک ہے، بدشگونی لینا شرک ہے۔''

(اس حدیث کو متعدد محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔)

مسلمان معاشرے کے لوگو! جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ بدشگونی والی چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ہی نفع دینے اور نقصان روکنے میں موثر ہے، اللہ بچائے، یہ عقیدہ رکھنا شرک اکبر ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ تخلیق اور ایجاد میں شرک ہے۔

اسلامی بھائیو! بدشگونی سے متاثرین کا کبھی حال یوں ہوتا ہے کہ وہ کسی چیز سے بدشگونی لینے کے باوجود اپنا کام تو جاری رکھتے ہیں لیکن ان کے دل میں بدشگونی والی چیز سے گھبراہٹ اور خوف وہراس بدستور موجود رہتا ہے۔

اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں یہ منحوس چیز کسی اذیت کا سبب ہی نہ بن جائے۔ ایسی سوچ رکھنا حرام ہے، شرک ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس پر اعتماد میں کمی کی علامت ہے جس کے دل میں بدشگونی پیدا ہو جائے اسے چاہیے کہ وہ اس سے بچے اور اس خیال کو جھٹک دے اور اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد اور بھروسہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدشگونی تو ہر دل میں آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ توکل کے ذریعے اسے زائل فرما دیتا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ ہی کی پناہ چاہے اور اسی بے عیب ذات سے تعلق خاطر رکھے۔

اسے چاہیے کہ اللہ ہی کے حضور گڑگڑائے اور گریہ وزاری کرے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بدشگونی کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''فالوں میں سے بہترین فال خوش فالی لینا ہے اور یہ مسلمان کو اس کے ارادے سے باز نہیں رکھ سکتی جب کوئی شخص ناپسندیدہ چیز دیکھے تو یوں کہے اے اللہ! بھلائی کو تو ہی لانے والا اور برائی کو تو ہی

دور کرنے والا ہے اور نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔"

اس سلسلے کی مسنون دعاؤں میں سے ایک دعا یوں ہے:

"اللہ تیری بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں۔ اور نہ تیری فال کے سوا کوئی فال اچھی ہے، نہ تیرے سوا کوئی معبود برحق ہے۔"

اور جو شخص شیطان کے بہکاوے میں آکر بدشگونی میں پڑ جائے اور اپنے کسی ارادے کو پورا کرنے سے باز رہے تو بطور سزا اس کے خدشات کو حقیقت میں بدل دیا جاتا ہے۔

اس وجہ سے کہ اس نے اللہ تعالیٰ پر سچا توکل اور صرف اسی اکیلے پر کامل اعتماد رکھنے کے واجبات توحید سے کیوں روگردانی کی!

بندگانِ خدا! اللہ سے ڈرو! اور قلعہ توحید میں رخنہ ڈالنے والے توہمات سے بچو اور آسمان و زمین کے رب پر توحید کامل کے خلاف اوہام سے کلی اجتناب کرو۔ کیوں بھول جاتے ہو کہ معاملات سبھی کے سبھی اس اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور اس کے فضل کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اگر اللہ دیکھے کہ تمہارے دل میں مخلوق پر انحصار کے لیے ذرا جگہ نہیں بچی تو وہ تمہاری ہر خواہش پوری فرمانے لگے گا۔"

اللہ تمہیں اور مجھے برکت سے نوازے، اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ تم بھی استغفار کرو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بہت معاف کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ

میں اپنے پروردگار کا ثنا خواں اور شکر گزار ہوں۔ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اللہ کے بندے اور پیغمبر ہیں۔ اے اللہ! آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل اور صحابہ پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔

اے برادران اسلام! مسلمان پر لازم ہے کہ وہ صرف اللہ ہی سے دل لگائے۔ اسی پر کامل بھروسہ رکھے۔ اور حصولِ نفع اور ازالۂ نقصان کے لیے صرف اسی کے حضور گڑگڑائے۔ جاننا چاہیے کہ انسان کا جتنا وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزرے وہی وقت اس کے لیے مبارک جبکہ نافرمانی میں گزرنے والا وقت ہی دراصل اس کے لیے بلکہ پورے معاشرے کے لیے منحوس ہے۔

جیسا کہ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نحوست تو دراصل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا دوسرا نام ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فی الجملہ نحوست تو گناہوں اور

"اگر اللہ دیکھے کہ تمہارے دل میں مخلوق پر انحصار کے لیے ذرا جگہ نہیں بچی تو وہ تمہاری ہر خواہش پوری فرمانے لگے گا۔"

نافرمانی ہی کا دوسرا نام ہے۔ کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی لازم آتی ہے۔ جس بندے پر اللہ ناراض ہوگیا وہ دنیا و آخرت میں منحوس ٹھہرا اور جس پر راضی ہوگیا وہ ہردو جہانوں میں خوش بخت ثابت ہوگیا۔

ابو حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل وعیال یا اولاد و مال میں سے جو چیز بھی تمہیں اللہ سے غافل کر دے، وہی تمہارے حق میں منحوس ہے۔"

گنہگار اپنے لیے ہی نہیں دوسروں کے لیے بھی منحوس ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے جب وہ گرفت میں آئے تو ساتھ دوسرے بھی لپیٹ میں آ جائیں بالخصوص وہ لوگ جنہوں نے اسے برائی سے نہیں روکا۔ اسی طرح قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق برائی کی جگہوں سے دور رہنا بھی لازم ہے۔

بقیہ: حریت فکر کے مجاہد

لڑتے رہے۔ ان میں سے متعدد افراد پر مشہور "وہابی کیس" میں مقدمہ بھی چلا اس مقدمہ کے نتیجہ میں پھانسیاں بھی ہوئیں اور "مجرموں" کو کالے پانی بھی بھیجا جاتا رہا۔

مولانا عنایت علیؒ کو جب قاصد نے پیغام دیا تو وہ بنگال سے دو ہزار مجاہدین کو لیے صادق پور پہنچ گئے۔ حکومت کے شبہ سے بچنے کے لیے مجاہدین کو چھوٹی چھوٹی مختصر سی جماعتوں میں تقسیم کر کے تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد پٹنہ سے ہزارہ کے علاقے پکھلی کے لیے روانہ کیا جاتا رہا۔ یہ سلسلہ جولائی ۱۸۴۳ء میں شروع ہوا۔ مجاہدین کی پہلی جماعت جو ۵ افراد پر مشتمل تھی ولایت علیؒ کے بڑے صاحبزادے مولانا عبداللہؒ کی قیادت میں روانہ ہوئی۔ چار پانچ ماہ کے عرصے میں تین سو زائد مجاہدین پکھلی میں جمع ہو چکے تھے۔ سید عبدالرحیمؒ سید احمد شہیدؒ کے قافلے کے بچے کچھ مردان عزیمت میں شامل تھے۔ اپنی اطلاع ملی تو وہ بھی پکھلی آ گئے۔ مولانا عنایت علیؒ جنوری ۱۸۴۴ء میں پکھلی پہنچے۔ سید احمد شہیدؒ کا قافلہ سخت جاں ایک بار اسی مقام پر موجود تھا جہاں شیر سنگھ کی فوج اور مقامی مخبروں اور غداروں نے آسمان شب کے تابندہ ستاروں کو خاک وخون میں نہلا دیا تھا۔ مجاہدین نے بالاکوٹ میں سکھوں کو ضرب کاری لگائی اور وہ بالاکوٹ سے فرار ہو گئے۔ مولانا عنایت علیؒ جہادی مہم میں سالار کارواں تھے۔ جنوری ۱۸۴۶ء میں گڑھی حبیب اللہ فتح ہوا تو پھر فتوحات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اب فتح گڑھ جو بالائی ہزارہ میں سکھوں کا آخری مضبوط قلعہ تھا مجاہدین کے نرغے میں تھا۔

فتح گڑھ میں شکست کے بعد سکھوں نے مانسہرہ میں مقابلہ کرنے کی کوشش کی، یہاں سے پسپا ہوئے تو نوشہرہ بھی ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ مجاہدین نے فتح گڑھ کا نام بدل کر اسلام گڑھ رکھ دیا اور اسے اس اسلامی ریاست کا دارالحکومت قرار دیا جو نوشہرہ سے سکندر پور تک وسیع ہو چکی تھی۔ اکثر مقامی خوانین جو عشر دینے کے انکاری تھے اور احکام شریعت پر عمل کرنے سے صاف انکار کر دیتے تھے اب بے بس تھے وہ مجبور ہو کر خود حاضر ہوتے اور کہتے کہ اسلامی حکومت کے عمال ان کے ہاں آئیں اور عشر وصول کریں۔

قرآن وسنت کانفرنس

یکم نومبر بروز ہفتہ جامع مسجد توحید اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ میں عظیم الشان قرآن وسنت کانفرنس زیر صدارت ضلعی امیر مولانا ملک محمد منیر اعوان منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا یوسف لاہوری۔ حضرت مولانا حافظ عدیل شہزاد غازی اسلام رانا محمد شفیق خاں پسروری نے ایمان افروز خطابات فرمائے۔ کانفرنس حاضری وخطابات کے اعتبار سے کامیاب رہی۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشرواشاعت تحصیل سیالکوٹ

نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم

تحریر
جناب پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ

ہمارے نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے متعدد گوشے اور بہت سے پہلو ہیں ان میں سے ہر گوشہ اور پہلو مخلوق کے اعتبار سے انتہائے کمال کو پہنچا ہے۔ ان میں سے ایک انتہائی عظیم پہلو یہ ہے کہ اللہ کریم نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے آپ ﷺ کو معلم بنا کر مبعوث فرمایا۔

تعلیم بالعمل:

تعلیم بالعمل کے ساتھ تعلیم کی دو صورتیں ہیں:

پہلی یہ کہ جس بات کا معلم شاگردوں کو حکم دے وہ خود بھی کرے اور جس بات سے روکے اس سے خود بھی دور رہے۔ اسی کو قدوہ، عملی نمونہ، مثال اور سلوک کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اسی کے بارے میں کہا جاتا ہے: الفعل ابلغ من القول ''عمل کا دلوں پر اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔'' اور اسی بارے میں کہا جاتا ہے Action Speaks Louder ''عمل کی آواز زیادہ بلند ہوتی ہے۔''

دوسری صورت یہ ہے کہ معلم اپنی بیان کردہ بات یا مسئلہ کو طلبہ کے روبرو عملی طور پر کر کے دکھائے۔ اسی کے بارے میں کہا جاتا ہے: "ان البیان بالفعل ابلغ فی الایضاح ''عمل کے ساتھ بیان (بات کو) زیادہ واضح کرتا ہے'' اور اس کا اثر سامع کے ذہن پر محض الفاظ کے ذریعے سمجھائی گئی بات سے زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ امام ابن ابی جمرہ رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے:

[ان التعلیم بالفعل والمثال ابلغ من القول وحده۔] (بهجة النفوس ۱/۱۸۷)

''عمل اور مثال کے ذریعہ تعلیم لفظی تعلیم سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔''

سیرت طیبہ میں دونوں صورتوں سے تعلیم کے متعدد شواہد موجود ہیں۔ توفیقِ الٰہی سے ذیل میں اس بارے میں قدرے تفصیل سے گفتگو کی جا رہی ہے۔

عملی نمونہ کے ذریعہ تعلیم:

ہمارے نبی مکرم ﷺ اپنی تعلیمات کا عملی نمونہ تھے۔ حضرات صحابہ کو جس جس بھلائی کا حکم دیتے، نہ صرف یہ کہ خود اس پر عمل کرتے، بلکہ اس کے کرنے میں پیش پیش ہوتے۔ جن برائیوں سے منع کرتے ان سے خود سب سے زیادہ دور رہتے۔ سیرت مطہرہ میں اس بارے بہت کثرت سے مثالیں موجود ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

عرب کے لوگ لڑکیوں کو ناپسند کرتے اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نواسی کو دورانِ نماز کندھے پر اُٹھا کر عملی طور پر بیٹیوں کی قدر و منزلت کو لوگوں کے سامنے واضح فرمایا۔

- ☆ کثرت سے ذکر الٰہی
- ☆ پانچوں نمازوں کی حفاظت
- ☆ کثرت کے ساتھ سخاوت
- ☆ گھر والوں سے عمدہ معاملہ
- ☆ دشمنوں سے بھی ایفائے عہد کا شدید اہتمام
- ☆ ایثار ☆ ظالموں سے عفو اور درگذر
- ☆ تواضع ☆ زہد ☆ دعوت الی اللہ تعالیٰ کا اہتمام
- ☆ تعمیر مسجد میں مشارکت
- ☆ خندق کھودنے میں شرکت
- ☆ حکم افطار کے ساتھ خود روزہ چھوڑنا
- ☆ سونے کی انگوٹھی کا اُتارنا اور صحابہ کو اس کے پہننے سے روکنا۔
- ☆ ضیافت محتاج کے لیے لوگوں سے پہلے اہل خانہ سے کہنا۔
- ☆ جاہلیت کے خون اور سود ختم کرنے کی ابتدا اقارب سے کرنا۔
- ☆ قیدیوں کو چھوڑنے کی ترغیب کا عملی آغاز اپنے خاندان سے کرنا۔ (ان سترہ واقعات کے متعلق احادیث کی تخریج، اور ان پر تعلیق راقم السطور کی کتاب 'السلوک واثرہ فی الدعوۃ الی اللہ تعالیٰ'' ص ۶۵ تا ص ۱۰۶ میں ملاحظہ فرمایئے)

دورانِ نماز نواسی کو کندھے پر اُٹھائے رکھنا:

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ:

[إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي، وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔] (صحيح البخاری كتاب الصلاة: ١/٥١٦، ٥٩٠)

''رسول اللہ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے اور آپ نے زینب بنت رسول اللہ ﷺ اور ابوالعاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی بیٹی امامہ رضی اللہ عنہا کو اُٹھا رکھا تھا۔ پس جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے تو اس کو رکھ دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھا لیتے۔''

عرب کے لوگ لڑکیوں کو ناپسند کرتے اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نواسی کو دورانِ نماز کندھے پر اُٹھا کر عملی طور پر بیٹیوں کی قدر و منزلت کو لوگوں کے سامنے واضح فرمایا۔ اسی سلسلے میں علامہ الفاکہانی رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے:

[وکان السر فی حمله امامة رضی اللہ عنہا فی الصلاة دفعا لما كانت العرب تالفه من كراهة البنات وحملهن، فخالفهم فی ذلك حتی فی الصلاة للمبالغة فی ردهم، والبیان بالفعل قد یکون اقوی من القول] (فتح الباری: ۱/۵۹۲)

''دوران نماز امامہ رضی اللہ عنہا کے اُٹھانے میں شاید حکمت یہ تھی کہ اس کے ذریعے آنحضرت ﷺ نے عربوں کی بیٹیوں سے نفرت اور انہیں اُٹھانے کو ناپسند کرنے کا رد فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان پر شدید نقد کی غرض سے دورانِ نماز نواسی کو اُٹھا کر ان کے طرزِ عمل کی مخالفت کی اور بسا اوقات عمل کے ساتھ بیان الفاظ

سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔''

عملی بیان کے ذریعہ تعلیم:

سیرت طیبہ میں عملی بیان کے ذریعہ تعلیم کے متعدد شواہد ہیں۔ توفیق الٰہی سے چند ایک ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں:

☆ کیفیت وضو کی عملی تعلیم ☆ اوقات نماز کی عملی تعلیم
☆ منبر پر لوگوں کو نماز کی عملی تعلیم
☆ دورانِ نماز کپڑے میں تھوکنے کا عملی بیان

کیفیت تیمم کی عملی تعلیم:

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن ابزیٰ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

[جَاءَ رَجُلٌ اِلَی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: "اِنِّي اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ" فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: "اَمَا تَذْكُرُ اِنْ كُنَّا فِي سَفَرٍ، اَنَا وَاَنْتَ؟ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: "اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا" وَضَرَبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔] (صحیح بخاری کتاب التیمم ۳۸۸، ۱/۴۴۳)

''ایک شخص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: ''میں حالتِ جنابت میں ہوں اور مجھے پانی میسر نہیں (یعنی اب میں کیا کروں؟) اس پر عمار بن یاسر نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: ''کیا آپ کو یاد نہیں کہ جب میں اور آپ سفر میں تھے اور ہم دونوں جنبی ہوگئے تو آپ نے تو نماز نہ پڑھی، لیکن میں نے زمین پر لوٹ پوٹ لیا اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے تو یہ کافی تھا'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں، ان میں پھونکا، پھر ان دونوں کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔''

اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کا طریقہ عملی طور پر سکھایا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ راوی کے قول و نفخ فیھما ...... اور ان میں پھونکا) کی شرح میں تحریر کرتے ہیں: ''اور ایک روایت میں ہے: ثم ادناھما من فیه پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے منہ کے قریب کیا۔'' اور یہ پھونک مارنے سے کنایہ ہے اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ پھونک خفیف تھی اور ایک روایت میں ہے: تفل فیھما...... ان دونوں میں تھوکا۔ (فتح الباری: ۱/۴۴۴)

ان سب روایات کا سیاق اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیمم کا طریقہ) عملی طور پر سکھایا۔

صحابہ کو کنکریاں دکھانا:

امام نسائی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

"قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَاةَ الْعَقَبَةِ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی رَاحِلَتِهِ: "هَاتِ الْقُطْ لِي" فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ، هُنَّ حَصَی الْخَذْفِ، فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ بِهِنَّ فِي يَدِهِ وَوَصَفَ يَحْيٰی تَحْرِيكَهُنَّ فِي يَدِهِ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ] (سنن النسائی کتاب مناسك الحج ۵/۲۶۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کی صبح کو فرمایا جب کہ آپ سواری پر تھے، ''میرے لیے (کنکریاں) اٹھالاؤ۔'' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کنکریاں اُٹھا لایا، (اور) وہ گٹھلی کے برابر تھیں۔ (پھر) آپ نے انہیں اپنے ہاتھ میں رکھا اور ہاتھ میں انہیں حرکت دیتے ہوئے فرمایا: ''ان جیسی'' (یحییٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں اپنے ہاتھ میں حرکت دینے کی کیفیت کو بھی بیان کیا۔)

اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرات کے لیے استعمال کی جانے والی کنکریوں کا حجم بیان کرتے ہوئے حضرات صحابہ کو اپنے دستِ مبارک میں موجود کنکریاں دکھائیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اپنے اسوۂ حسنہ اور عملی بیان، دونوں طریقوں سے تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق تعلیم دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اسلوب تقابل

تفہیم درس میں مد و معاون باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اضداد کے درمیان تقابل پیش کیا جائے۔ مشہور ضرب المثل ہے: وبضدھا تتبین الاشیاءُ چیزوں کا نکھار اپنی اضداد کے ساتھ ہوتا ہے۔

ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم اس اسلوب کو کثرت سے استعمال فرماتے۔ توفیق الٰہی سے ذیل میں اس بارے میں تین مثالیں پیش کی جارہی ہیں:

دنیا و آخرت کے درمیان تقابل:

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت قیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ''میں نے مستورد رضی اللہ عنہ کو، جو کہ قبیلہ بنو فہر کے ہیں، بیان کرتے ہوئے سنا:

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، والله! مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهِ وَاَشَارَ يَحْيٰی بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ؟

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسے ہی ہے، جس طرح کہ تم میں سے ایک اپنی انگلی سمندر میں رکھے...... یحییٰ نے شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا...... پھر دیکھے کہ وہ (اپنے ہمراہ) کیا لے کر پلٹتی ہے؟''

حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ دنیا کو اپنی کوتاہ مدت اور فانی لذتوں کے ساتھ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت اور اس کی غیر فانی لذتوں اور نعمتوں کے ساتھ وہی نسبت اور تعلق ہے، جو کہ انگلی کے ساتھ چمٹے ہوئے قلیل پانی کو سمندر کے ساتھ ہے۔

دنیا کو اپنی کوتاہ مدت اور فانی لذتوں کے ساتھ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت اور اس کی غیر فانی لذتوں اور نعمتوں کے ساتھ وہی نسبت اور تعلق ہے، جو کہ انگلی کے ساتھ چمٹے ہوئے قلیل پانی کو سمندر کے ساتھ ہے۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی مختصر مدت اور فانی لذتوں کا تقابل آخرت کے دوام اور اس کی نعمتوں اور لذتوں کی بقا سے فرمایا اور بلاشبہ عقل و

بصیرت والے خوش نصیب لوگوں کے لیے یہ انتہائی قوی اور مؤثر بیان ہے۔

حدیث شریف میں دیگر فوائد:

① آنحضرت ﷺ نے اپنی بات کو مثال سے واضح فرمایا، دنیا کو انگلی سے چمٹنے والے قلیل پانی سے اور آخرت کو سمندر سے تشبیہ دی۔ امام طیبی رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے:

هذا تمثيل على سبيل التقريب، والا فاين المناسبة بين المتناهي وغير المتناهي

''یہ مثال بات کو ذہنوں کے قریب کرنے کی خاطر ہے، وگرنہ محدود کو لامحدود سے کیا نسبت ہوسکتی ہے؟''

② آنحضرت ﷺ نے (اسلوب اشارہ) استعمال فرماتے ہوئے اپنی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اپنی یہ انگلی''

آخرت اور دنیا کے طلب گاروں میں موازنہ:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

[قال رسول الله ﷺ: "مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ. وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَاْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ.]

''جس شخص کا قصد آخرت ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں تونگری ڈال دیتے ہیں، اس کے معاملات کو سدھار دیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہوکر اس کے پاس آتی ہے اور جس کا مقصود دنیا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقر رکھ دیتے ہیں، اس کے معاملات کو بگاڑ دیتے ہیں اور دنیا میں اس کو وہی میسر آتا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھا تھا۔''

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے آخرت اور دنیا کے چاہنے والوں کے درمیان تقابل کرتے ہوئے طالب آخرت کو دنیا ہی میں ملنے والے انعامات اور طالبِ دنیا کو دنیا ہی میں ملنے والی سزا سے امت کو آگاہ فرمایا۔

دنیا میں انتہائی نعمتوں والے جہنمی اور انتہائی مشقتوں والے جنتی کا تقابل:

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

قال رسول الله ﷺ: "يوتي بانعم اهل الدنيا من اهل النار يوم القيامة، فيصبغ في النار صبغة، ثم يقال "يا ابن آدم! هل رايت خيرا قط؟ هل مربك نعيم قط؟

فيقول: "لا، والله! يا رب! ويوتي باشد الناس بوسا في الدنيا من اهل الجنة، فيصبغ صبغة في الجنة، فيقال له: "يا ابن آدم! هل رايت بوسا قط؟ هل مربك شدة قط؟"

فيقول: "لا، والله! يا رب! ما مربي بوس قط، ولا رايت شدة قط (صحيح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن اہل دنیا میں سب سے زیادہ ناز ونعمت میں زندگی بسر کرنے والے جہنمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں ایک بار ڈالا جائے گا پھر کہا جائے گا: ''اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی خیر دیکھی؟ کیا کبھی تیرے پاس سے کسی نعمت کا گزر ہوا؟'' وہ جواب دے گا: ''نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اے میرے رب! (پھر) اہل دنیا میں سب سے زیادہ مشقت (میں زندگی بسر کرنے) والے جنتی کو لایا جائے گا اور ایک مرتبہ جنت میں داخل کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: ''اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی مشقت دیکھی؟ کیا کبھی تیرے پاس سے کسی سختی کا گزر ہوا؟''

وہ جواب میں عرض کرے گا: ''نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے پاس سے کبھی کوئی مشقت نہیں گزری اور نہ کبھی میں نے کوئی سختی دیکھی۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے سب سے زیادہ نعمتوں میں زندگی بسر کرنے والے جہنمی کی سزا کا سب سے زیادہ مشقت میں زندگی بسر کرنے والے جنتی کی جزا سے موازنہ فرمایا۔ اس مبارک اسلوب کے ذریعہ توفیق الٰہی سے خوش نصیب دلوں میں جہنم سے دور ہونے کا جذبہ اور عزم قوی تر ہوتا ہے اور جنت میں جانے کی تڑپ اور شوق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اے رب کریم! ہمیں بھی ایسے بخت والے دل نصیب فرما۔

پہلے اجمال پھر تفصیل

طلبہ کی توجہ مبذول کروانے، ان کے شوق کو انگیخت کرنے اور معلومات کو اچھی طرح ذہن نشین کروانے کے اسالیب میں سے ایک یہ ہے کہ معلم پہلے اجمالی طور پر گفتگو کا خاکہ پیش کرے، پھر اس اجمال کی تفصیل بیان کرے۔ اس اسلوب کی حکمت بیان کرتے ہوئے امام ابن ابی جمرہ رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

والحكمة في ذلك انه عند الاخبار بالاجمال يحصل للنفس المعرفة بغاية المذكور، ثم تبقى متشوقة الى معرفة معناه، فيكون ذلك اوقع في النفس واعظم في الفائدة

اس میں حکمت یہ ہے کہ اجمالی طور پر خبر دینے کی صورت میں نفس کو موضوع سخن سے آگاہی ہو جاتی ہے، پھر وہ اس کی تفصیل جاننے کا مشتاق رہتا ہے اور (اس کے سننے پر) اس کا اثر گہرا اور فائدہ عظیم ہوتا ہے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ اس اسلوب کو کثرت سے استعمال فرماتے تھے۔ اس بارے میں ذیل میں توفیق الٰہی سے چند مثالیں پیش کی جارہی ہیں:

مسترد نہ ہونے والی دو دعائیں:

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ثنتان لا تردان او قلما تردان: الدعاء عند النداء وعند الباس حين يلحم بعضه (بعضهم) بعضا

''دو دعائیں مسترد نہیں ہوتیں یا شاید کم ہی مسترد ہوتی ہیں، اذان کے وقت کی دعا اور جنگ کے وقت جب کہ وہ باہم گتھم گتھا ہوکر ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔''

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے پہلے اجمالی طور پر اس بات کی خبر دی کہ دو اوقات میں دعا نا منظور نہیں ہوتی یا کم ہی مسترد ہوتی ہے، پھر ان دونوں اوقات کی تفصیل بتلائی۔ اس اجمالی آگاہی کے بعد تفصیل جاننے کے لیے اہل ایمان کی تڑپ اور شوق محتاج بیان نہیں۔

حلاوتِ ایمان پانے کے لیے تین خصلتیں:

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان: ان يكون الله ورسوله احب اليه مما سواهما، وان يحب المرء لا يحبه الا لله، وان يكره ان يعود فى الكفر كما يكره ان يقذف في النار (صحيح البخارى رقم: ١٦،١/٦٠)

تین (خصلتیں) ایسی ہیں کہ جس میں وہ موجود ہوں، اس نے ان کے ساتھ ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔

① اللہ تعالیٰ اور اُن کے رسول ﷺ اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

② وہ کسی بھی شخص سے محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرے۔ ③ اور وہ کفر میں واپس لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے۔ جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔"

حدیث شریف میں فائدہ دیگر:

آپ ﷺ نے مومن کی ایمان میں رغبت کو شیرینی سے تشبیہ دی ہے اور یہ تشبیہ بلاشک وشبہ بیان کردہ بات کے اچھی طرح سمجھنے میں مدومعاون ہے:

پورا منافق بنانے والی چار خصلتیں:

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ:

ان النبى ﷺ قال: "اربع من كن فيه كان منافقا خالصاً، ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها: اذا ائتمن خان، واذا حدث كذب، واذا عاهد غدر، واذا خاصم فجر

یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا: چار (خصلتیں) جس کسی میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو، تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے، یہاں تک کہ وہ اس کو چھوڑ دے: جب اسے امین بنایا جائے، تو وہ خیانت کرے اور جب بات کرے، تو جھوٹ بولے اور جب کسی سے عہد کرے تو وفا نہ کرے اور جب (کسی سے) لڑے تو حق وانصاف سے دور ہو جاتا ہے۔"

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے حضرات صحابہ کو پہلے اجمالی طور پر بتلایا کہ چار خصلتیں انسان کو پورا منافق بنا دیتی ہیں، پھر آپ ﷺ نے ان چار خصلتوں کی تفصیل بتائی۔

جنت میں لے جانے والے پانچ اعمال:

ایمان کے ساتھ جس نے پانچ کام کیے وہ جنت میں داخل ہو گیا، جس نے پانچوں نمازوں کی ان کے وضو، رکوع، سجود اور اوقات کے ساتھ حفاظت کی، رمضان کے روزے رکھے، استطاعت ہونے کی صورت میں بیت اللہ کا حج کیا اور امانت کو ادا کیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

قال رسول الله ﷺ: "خمس من جاء بهن مع الايمان، دخل الجنة، من حافظ على الصلوات الخمس على وضوئهن، وركوعهن، وسجودهن، ومواقيتهن، وصام رمضان، وحج البيت ان استطاع اليه سبيلاً، وادى الامانة قيل: "يا نبى الله ﷺ! وما اداء الا مانة؟

قال: "الغسل من الجنابة، ان الله لم يامن ابن آدم على شيء من دينه غيرها

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ساتھ جس نے پانچ کام کیے وہ جنت میں داخل ہو گیا، جس نے پانچوں نمازوں کی ان کے وضو، رکوع، سجود اور اوقات کے ساتھ حفاظت کی، رمضان کے روزے رکھے، استطاعت ہونے کی صورت میں بیت اللہ کا حج کیا اور امانت کو ادا کیا۔

عرض کیا گیا: "اے اللہ کے نبی ﷺ! امانت کا ادا کرنا کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "غسل جنابت، اللہ تعالیٰ نے انسان پر اس کے سوا دین کی کسی چیز کے بارے میں اس قدر اعتماد نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے اجمالی طور پر ایمان کے ساتھ جنت میں لے جانے والے پانچ اعمال کا ذکر فرمایا۔ اس اجمالی آگاہی کے بعد کون سا جنت کا چاہنے والا ایسا ہوگا جو ان اعمال کی تفصیل جاننے کی غرض سے ہمہ تن گوش نہ ہوگا؟؟

علاماتِ قیامت میں سے چھ:

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

قال رسول الله ﷺ: ست من اشراف الساعة موتى، وفتح بيت المقدس، وموت ياخذ فى الناس كقعاص الغنم، وفتنة يدخل حربها بيت كل مسلم، وان يعطى الرجل الف دينار فيتسخطها، وان تغدر الروم فيسيرون بثمانين بنداً تحت كل بند اثنا عشر الفا

چھ (باتیں) قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں، میرا انتقال، فتح بیت المقدس، ایسی موت جو لوگوں کو بکریوں کی موقع پر ختم کردینے والے بیماری کی مانند ہوگی، فتنہ جس کی بربادی ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگی، آدمی کو ہزار دینار دیا جائے گا اور وہ (ان کو قلیل تصور کرتے ہوئے) ناراض ہوگا، اور رومی بدعہدی کرتے ہوئے اسی (۸۰) جھنڈوں میں روانہ ہوں گے، ہر جھنڈے میں بارہ ہزار افراد ہوں گے۔"

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے پہلے اجمالی طور پر اشراط قیامت میں سے چھ کا ذکر فرمایا۔ قیامت کے بپا ہونے پر ایمان لانے والا کون سا شخص اس کے بعد ان کی تفصیل جاننے کے لیے مجسمہ شوق نہ بن جائے گا؟؟

سایہ الٰہی میں سات اقسام کے لوگ:

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

سبعة يظلهم الله فى ظله يوم لا ظل الا ظله: الامام العادل، وشاب نشأ فى عبادة ربه، ورجل قلبه معلق فى المساجد، ورجلان تحابا فى الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه، ورجل طلبته امراة ذات منصب وجمال فقال: انى اخاف الله، ورجل تصدق اخفى حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل

ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ

سات (اقسام کے لوگوں) کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں اس دن جگہ دیں گے، جب ان کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ امام عادل، اپنے رب کی عبادت میں پروردہ جوان، مسجدوں کے ساتھ معلق دل والا شخص، محبت الٰہی کی بنیاد پر ملنے اور جدا ہونے والے دو شخص، عزت وحسن والی عورت کے مطالبے کا بایں الفاظ جواب دینے والا شخص (یقیناً میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں) مخفی طور پر صدقہ کرنے والا شخص کہ اس کے بائیں ہاتھ کو (بھی) دائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کا علم نہ ہو، وہ شخص کہ خلوت میں ذکر الٰہی سے اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو رواں ہو جائیں۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے روزِ قیامت ظلِ الٰہی میں جگہ پانے والے سات اقسام کے خوش نصیب لوگوں کا اجمالی ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والے وہ کون سے ایسے کان ہوں گے جو اس کے بعد ان سات اقسام کی تفصیل سننے اور پھر اس کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے بے تاب اور بے قرار نہ ہوں گے؟

دس جنتی اشخاص:

امام ترمذی ؒ نے حضرت سعید بن زید ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ:

ان رسول اللہ ﷺ قال: عشرۃ فی الجنۃ: ابوبکر فی الجنۃ، وعمر فی الجنۃ، وعلی وعثمان والزبیر وطلحۃ وعبدالرحمن وابوعبیدۃ وسعد بن ابی وقاص ؓ، قال: "فعد ھولاء التسعۃ، وسکت عن العاشر فقال القوم: "ننشدك اللہ یا ابا الاعور! من العاشر؟ قال: "نشدتمونی باللہ، ابو الاعور فی الجنۃ قال: "ھو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ؓ (جامع ترمذی رقم ۳۷۴۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس اشخاص جنت میں (داخل ہوں گے) ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی، عثمان، الزبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص ؓ (جنت میں داخل ہوں گے)

(راوی نے) کہا انہوں (سعید ؓ) نے ان نو اشخاص کا شمار کیا اور دسویں (کا نام لینے) سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: "اے ابوالاعور ہم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہیں (ہمیں بتلائیے) کہ دسواں شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے (تو سنو کہ) ابوالاعور جنت میں (داخل ہوگا) انہوں نے ذکر کیا "وہ (یعنی ابوالاعور) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ؓ ہیں۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے اجمالاً دس افراد کے بارے میں جنتی ہونے کی بشارت سنائی، کون مسلمان ان خوش بخت حضرات کے اسمائے مبارکہ جاننے کے لیے مجسمہ شوق اور سراپا انتظار نہ ہوگا؟؟

> دس اشخاص جنت میں (داخل ہوں گے) ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی، عثمان، الزبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن، ابوعبیدہ اور سعد بن ابی وقاص ؓ (جنت میں داخل ہوں گے) سعید بن زید ہیں

پہلی اجمالی پھر تفصیلی بشارت:

امام بخاری ؒ نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ:

ان رسول اللہ ﷺ قال: "الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ ما لم یحدث: اللھم اغفرلہ، اللھم ارحمہ

"یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی جائے نماز میں بیٹھنے والے پر بے وضو نہ ہونے تک فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں) اے اللہ! اس کی مغفرت فرما دیجئے اس پر رحم فرمائیے۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے ابتداء میں جائے نماز میں باوضوء بیٹھے ہوئے شخص کے لیے اجمالاً بشارت سنائی کہ فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں، پھر اس اجمال کی تفصیل بتلائی کہ فرشتے اس کے لیے مغفرت ورحمت کی دعا کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں فائدہ دیگر:

آنحضرت ﷺ نے بشارت کا آغاز عام بات سے فرمایا، جس میں ادنیٰ اور اعلیٰ دونوں قسم کی بشارتوں کا احتمال تھا، لیکن انتہائے بشارت میں سب سے بلند وبالا چیزوں کا تذکرہ فرمایا۔ اسی بارے میں امام ابن ابی جمرہ ؒ رقم طراز ہیں:

فیہ دلیل علی ان السنۃ فی البشری ان تکون بالاقل ثم یختتم بالاعلی لانہ ابلغ فی المسرۃ یوخذ ذلك من اجمالہ علیہ السلام البشارۃ اولا، وتبیینھا آخرا لان العام احتمل ان یکون دعاؤھم بالاعلی من الامور او الاقل لکن حصل بذلك سرور لانہ زیادۃ خیر، والذی اتی فی التفسیر ھی المغفرۃ والرحمۃ فمن غفرلہ ورحم فھو اعلی الجوائز

اس (حدیث شریف) میں اس بات کی دلیل ہے کہ بشارت میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس کی ابتداء ادنیٰ اور اختتام اعلیٰ سے ہو، کیونکہ اس سے مسرت زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

حدیث شریف سے اس کا ثبوت اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے بشارت کو اجمالاً ذکر فرمایا، پھر اس کی تفصیل بتائی اور عام دعا میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ سب باتوں سے اعلیٰ کی ہو، یا سب سے کمتر بات کی دعا ہو، لیکن بہرصورت وہ باعث مسرت ہے۔ کیونکہ ان کی دعا خیر میں اضافے کا سبب ہے۔ پھر اس کی تفسیر میں بیان کیا گیا کہ وہ مغفرت ورحمت کی دعا ہے اور کسی کے لیے مغفرت ورحمت کا عطا کیا جانا تمام انعامات سے بلند وبالا ہے۔

خلاصہ گفتگو یہ کہ ہمارے نبی کریم ﷺ دورانِ تعلیم بسا اوقات اپنی گفتگو کا اجمالی خاکہ پیش فرماتے اور پھر اسکے بعد تفصیل سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔

مفت حاصل کریں

۱۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ برائے ڈاک خرچ بھیج کر درج ذیل اشتہارات مفت حاصل کریں:

۱ احکام باری تعالیٰ ۲ ارشادات نبویؐ
۳ اقوال سیدنا ابوبکرؓ ۴ اقوال سیدنا عمر فاروقؓ
۵ اقوال سیدنا عثمانؓ ۶ اقوال سیدنا علیؓ
۷ اقوال سیدنا امام غزالیؒ ۸ اقوال سیدنا مجدد الف ثانیؒ

منجانب: عبدالشکور ساقی ریل بازار کھڈیاں خاص ضلع قصور

برصغیر پاک وہند میں اہل حدیث کی تاریخ

تحریر: جناب ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان
قسط نمبر ۱

برصغیر ہند میں اہل حدیث کی تاریخ کئی ابواب پر مشتمل ہے۔ تقلید جامد کے حصار پر گولہ باری کے آغاز اور ایک صدی سے زائد کی جانے والی پیہم گولہ باری کے نتیجے میں تقلید شخصی میں غلو کا خاتمہ اہل حدیث کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ یہ کامیابی قلمی جنگ کے میدان میں مناسب اور مدلل لٹریچر کی تیاری اور اس کی اشاعت سے ہوئی جو طباعت، وعظ وتقریر، خطبات وتدریس، وغیرہ کے ذریعہ ہوئی۔

اس میدان میں کام کی ابتداء بعض محقق احناف نے بھی فرمائی اور جوں جوں برف پگھلتی رہی، لوگ تقلید کے لبادوں سے باہر آکر یہ کام کرنے لگے۔ اس کی مثال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کا خاندان ہے۔ جو آبائی طور پر حنفی فقہ کے پیرو تھے لیکن علم حدیث کی تحصیل نے ان کے خیالات میں وسعت پیدا کردی اور وہ تقلید کے حصار میں بند رہنے کی بجائے حصار سے باہر دیکھنے لگے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ اور عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید اور اپنی وصیت میں احتیاط کا دامن تھامے رکھنے کے باوجود تقلید جامد کی تردید میں اتنا کچھ لکھ دیا کہ بعد میں آنے والوں کے لئے مزید جسارتیں کرنے کا راستہ کھل گیا۔

یوں جس طرح حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اہل حدیثان ہند کے اہم ترین رجال کار میں شمار ہوتے ہیں اسی طرح ان کا تخلیق کردہ وہ لٹریچر بھی اہل حدیث کی تاریخ کا حصہ ہے جو تقلید جامد کی تردید پر مشتمل ہے۔ اسی لئے میں نے اپنے سلسلہ تاریخ اہل حدیث میں ان کے حجۃ اللہ البالغہ اور عقد الجید وغیرہ سے متعدد عبارات نقل کی ہیں۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے بعد ان کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدثؒ دہلوی نے بھی اپنے گرامی قدر والد کی طرح حنفیت کا لبادہ اتارے بغیر تقلید جامد پر گولہ باری جاری رکھی۔ اپنی تفسیر میں انہوں نے تقلید کی تردید کی۔ یوں ان کی تحریریں اور کاوشیں بھی تاریخ اہل حدیث کا حصہ بنیں اور اسی وجہ سے ان کی بعض عبارات بھی سلسلہ تاریخ اہل حدیث میں نقل کردی گئی ہیں۔

ان کے بعد شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے نواسے شاہ محمد اسماعیل شہید دہلویؒ کا وقت آتا ہے۔ شاہ محمد اسماعیلؒ اپنی جہادی سرگرمیوں کی وجہ سے مخالف اور موافق حلقوں میں زیادہ معروف ہیں، لیکن ان کی علمی زندگی کا زیادہ حصہ تقلیدی حصار پر گولہ باری میں گذرا۔ انہوں نے تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین اور ایضاح الحق الصریح فی احکام المیّت والضّریح کے ناموں سے یادگار کتابیں لکھیں جو تقلید کی برف پگھلانے میں بہت مددگار ثابت ہوئیں۔ یہ دونوں کتابیں سلسلہ کتب ہذا میں نقل کردی گئی ہیں۔

ہندی مسلمانوں کے جو حلقے ان کتابوں میں شاہ محمد اسماعیل دہلوی مرحوم کا ہدف تنقید تھے، انہوں نے آپ کو آڑے ہاتھوں بھی لیا اور تنویر الحق کے نام سے اپنی زبان کو بے لگام کیا۔ اس کے جواب میں خاندان ولی اللہ دہلویؒ کے علمی وارث شیخ الکل سید الطائفہ حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی المعروف میاں صاحبؒ نے اپنے لائق و فائق تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ کے تیار کردہ مواد کو نظر ثانی اور محو واثبات کے بعد معیار الحق کے نام سے علمی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ تقلیدی حصار پر معیار الحق بڑی کاری ضرب تھی۔ مقلدین تلملا اٹھے اور کئی برس کی محنت کے بعد رام پور کے مولانا ارشاد حسین (جو حکیم نور الدین بھیروی اور علامہ شبلی نعمانی وغیرہ جیسے بڑے بڑے لوگوں کے استاد تھے) نے انتصار الحق کے نام سے اس کا جواب لکھا، جسے حضرت میاں صاحب دہلویؒ کے شاگردوں ہی نے چٹکیوں میں اڑادیا۔

معیار الحق بھی اس سلسلہ کتب میں نقل کی جاچکی ہے، اور انتصار الحق کے جواب میں لکھے جانے والے دو مختصر جواب براھین اثنا عشر اور تلخیص الانظار فی ما بنی علیه الا نتصار بھی نقل کئے جاچکے ہیں۔

ادھر میاں صاحب محدث دہلویؒ کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ مولانا ارشاد حسین رام پوری پھر اس موضوع پر لکھنے کے لئے پرتول رہے ہیں۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ پہلے بھی آپ نے معیار الحق کا (بزعم خود) جواب لکھنے میں چھ سال کا عرصہ صرف کیا ہے۔ اب معلوم نہیں کب جواب الجواب تیار ہو۔ جس کے بعد ہمارے لکھنے کا مرحلہ پیش آئے گا اور یوں یہ سلسلہ لامتناہی عرصہ تک چلتا رہے گا۔ بہتر ہے کہ آپ کسی ثالث کا تقرر منظور فرماکر اس موضوع پر مناظرہ کرلیں، تاکہ آپ کے ارمان جلد نکل آئیں۔ اس سلسلے میں آپ نے مفتی سعد اللہ مرادآبادی قاضی ریاست رام پور کو خط بھی لکھا کہ وہ ثالث ہونا منظور فرماکر مباحثہ منعقد کرادیں لیکن یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔

بعد ازاں انتصار الحق کا مفصل جواب شیخ الکل سید نذیر حسین دہلویؒ کے شاگرد قاضی احتشام الدین مراد آبادیؒ نے لکھا جس کے متعلق ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی تیسری جلد میں بایں الفاظ اعلان شائع ہوا:

جناب جامع معقول ومنقول ماہر فروع واصول مولانا و بالفضل اولنا حضرت مولوی سید حاجی امداد العلی صاحب ......نے بجواب انتصار الحق کتاب لاجواب اختیار الحق اپنی عالی ہمتی سے تصنیف کرائی اور بصرف کثیر چھپوائی ہے اور وہ بلاقیمت محض فی سبیل اللہ تقسیم کی جاتی ہے۔ اہل علم مستعدین اشاعت سنت کو ملتی ہے۔

پس جو صاحب اپنے تئیں اس صفت سے موصوف پاویں وہ اس کتاب کی جناب ممدوح سے درخواست کریں اور آپ کے حق میں ترقی دارین کی دعا کریں۔ اللھم ایدہ بروح القدس۔

(اور اب مولانا محمد ابراہیم خلیل آف حجرہ شاہ مقیم نے البحر الذخار عنایت فرمادی ہے اور اُدھر ہندوستان میں جامعہ سلفیہ بنارس کی لائبریری سے اختیار الحق بھی مل

گئی ہے۔ اگر موقع ملا تو انہیں بھی اس سلسلہ کتب کا حصہ بنایا جائے گا' ان شاء اللہ۔ کیونکہ یہ کتابیں بر صغیر میں اہل حدیث کی تاریخ کے اہم ابواب ہیں)

میاں نذیر حسین محدثؒ دہلوی نے ثبوت الحق الحقیق کے عنوان سے اسی موضوع پر ایک فتوی بھی دیا تھا۔ جواب میں مقلدین احناف نے "تنبیہ الرفیق کے نام سے دیا۔ تنبیہ الرفیق کے دو جواب لکھے گئے تھے' ایک مولانا شکر اللہ" پروفیسر بریلی کالج نے بنام ہدایۃ الشفیق لکھا اور دوسرا مولانا ابوالارشاد محمد دہکاویؒ نے **صمصام التحقیق علی مغالطة تنبیه الرفیق** کے نام سے لکھا۔ پہلا جواب تا حال مجھے نہیں ملا لیکن دوسرا جواب عزیزم سہیل کو کہیں سے مل گیا ہے، اس لئے اسے کسی آئندہ جلد میں شامل کیا جا رہا ہے۔

ادھر ۱۸۷۰ء کے عشرے میں کاٹھ گڈھ (پنجاب) کے مقام پر حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ اور لدھیانہ کے بعض معروف حنفی علماء کا ایک تحریری مناظرے میں سامنا ہوگیا۔ اتفاق سے مناظرے کا ثالث بھی ایک حنفی (حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی) کو مقرر کیا گیا تھا۔ مباحثے کے پرچے فریقین کی طرف سے ثالث کو بھجوا دیئے گئے۔ ثالث کا فیصلہ (مع پرچہ جات) ان کے فتاوی میں موجود ہے جسے تاریخ اہل حدیث کی جلد سوم میں نقل کر دیا گیا ہے' کیونکہ اہل حدیث کی تاریخ کا یہ بھی اہم سنگ میل تھا۔

اس مناظرے کے بعد حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے حنفیان لدھیانہ کو بالخصوص اور ہندی احناف کو بالعموم مخاطب بنا کر مسائل عشرہ کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جو تقلید جامد کے حصار پر ایک اور کاری ضرب ثابت ہوا۔

اس اشتہار کے احناف کی طرف سے کئی جوابات سامنے آئے جن میں علمائے دیو بند کی طرف ادلہ کاملہ کے نام سے ایک تحریر بھی شامل تھی۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ نے احناف مقلدین کی طرف سے نکلنے والے جوابات کے جوابات کیلئے پادری رجب علی امرتسری کے اخبار سفیر ہندوستان کے اوراق کو ذریعہ بنایا۔ ۱۸۷۷ء میں ہفتہ وار کم وبیش ۱۶۔ اقساط سفیر ہندوستان کے ضمیموں کی صورت میں شائع ہوئیں اور ۱۸۷۸ء میں بھی تقریباً اتنی ہی اقساط شائع ہوئیں۔ سفیر ہندوستان کے یہ ضمیمے گوشہ گمنامی میں چلے گئے تھے، حالانکہ یہ برصغیر میں اہل حدیث کی تاریخ کے بڑے اہم اوراق ہیں۔ الحمد للہ! اہل حدیثان ہند کی تاریخ کے ان گم شدہ اوراق کی بازیافت تاریخ اہل حدیث کی جلد ۵ میں عمل میں آ چکی ہے۔

۱۸۷۸ء کے وسط میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی" نے سفیر ہندوستان کے ضمیموں کی شکل میں شائع ہونے والے جوابات کو ایک مستقل رسالے کی شکل میں شائع کرنا شروع کر دیا۔ اس رسالے کو، جس کا نام اشاعۃ السنۃ النبویۃ رکھا گیا تھا، اہل حدیثان ہند کا پہلا باقاعدہ ماہنامہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس کی پہلی اور دوسری جلد میں اشتہار مسائل عشرہ کے جوابات کے جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ تاہم جب اس رسالے میں ادلہ کاملہ کا جواب چل رہا تھا، اس دوران مولوی سید محمد احسن امروہی (جو ان دنوں عامل بالحدیث تھے) نے ادلہ کاملہ کا جواب، مصباح الادلہ کے نام سے ایک کتاب کی صورت میں شائع کر دیا۔ بنا بریں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے اپنے قلم کا رخ رد نیچریت کی طرف موڑ دیا تھا۔

زیر نظر جلد میں محمد احسن امروہی کی کتاب مصباح الادلہ کی بازیافت بھی عمل میں آگئی ہے جو شائد اس لئے گوشہ خمول میں چلی گئی تھی کہ امروہی صاحب ۱۸۹۰ء کے بعد اہل حدیث کی صفوں سے نکل گئے تھے۔ تاہم جس طرح ۱۸۵۰ء کے گردو پیش لکھی اور شائع ہونے والی سید احمد خان کی کتابیں راہ سنت در رد بدعت اور کلمۃ الحق، اہل حدیث کی علمی تاریخ کا حصہ ہیں' اگرچہ ان کتابوں کی تصنیف کے تقریباً دو عشروں بعد سید احمد خان پیر نیچر بن گئے تھے۔ اسی طرح مصباح الادلہ بھی اہل حدیث کی علمی تاریخ اور تقلید جامد کے خلاف ان کی جدوجہد کا حصہ ہے، اگرچہ کتاب کا مصنف اسے لکھنے کے تقریباً بارہ برس بعد اہل حدیث کی صفوں سے باہر نکل گیا تھا۔ میں نے زیر نظر جلد میں مصباح الادلہ کو اہل حدیث کے لٹریچر کے طور پر داخل کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ قارئین انظر الی ما قال، ولا تنظر الی من قال پر عمل پیرا ہو کر اس کتاب کے مطالعہ سے حظ اٹھائیں گے۔

ممکن ہے امروہی صاحب کی اس کتاب کا اہل حدیث کے تاریخی لٹریچر میں شامل کیا جانا کسی کو ناگوار گذرے۔ ایسے احباب آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے چوتھے اجلاس منعقدہ ۱۳۔۱۴۔۱۵۔ مارچ 1915ء بمقام علی گڈھ کے خطبہ استقبالیہ کو بھی پیش نگاہ رکھیں جس میں سر سید احمد خان اور ان کے صاحبزادے جسٹس سید محمود سے اختلاف عقائد کے باوجود اہل حدیث کے لئے ان کی خدمات کے باعث ان کی مدح کی گئی تھی۔ یہ خطبہ شیخ الاسلام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری، حضرت مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا احمد اللہ مدرس مدرسہ علی جان دہلی، مولوی عبید اللہ مدرس مدرسہ کشن گنج دہلی، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، مولانا سید عبدالسلام نبیرہ سید محمد نذیر حسین دہلوی، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرھم کی موجودگی میں ارشاد ہوا تھا، اور ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر میں من وعن شائع ہوا تھا اور کسی سامع یا قاری نے اس پر ناک بھوں نہیں چڑھائی تھی۔ مولانا قاضی محمد عثمان علی گڈھی نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں فرمایا تھا:

سر سید احمد مرحوم اور ان کے خلف الرشید سید محمود مرحوم کے احسانات فرقہ اہل حدیث پر کچھ کم نہیں ہیں۔ جو غلط فہمیاں فرقہ اہل حدیث کے متعلق گورنمنٹ اور برادران اسلام میں پیدا ہوگئی تھیں، ان کے رفع کرنے میں سر سید احمد اور مسٹر محمود مرحوم نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ جن دنوں ڈاکٹر ہنٹر نے اہل حدیث کو سرکار کی نگاہ میں متہم کرنا چاہا تھا تو سب سے پہلے سر سید احمد نے اس کا رد کیا اور گورنمنٹ کو یقین دلایا کہ فرقہ اہل حدیث محض ایک مذہبی فرقہ ہے جس کا مقصد اور مآل صرف اسی قدر ہے کہ سنت نبوی کی اشاعت کرے اور اہل اسلام کو اتباع سنت پر ترغیب دے۔ سر سید احمد نے یہاں تک اس فرقہ کی حمایت کی کہ صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اگر اس فرقہ کے لئے لفظ وہابی استعمال کیا جا سکتا ہے تو میں خود وہابی ہوں...

سر سید احمد کی یہ خدمت اسلامی کوئی معمولی خدمت نہیں تھی۔ اس کے باعث اہل حدیث بہت سی مشکلات اور پیچیدگیوں سے بچ گئے اور

مولانا محمد ابراہیم میر پوری کو صدمہ!

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ممتاز رہنما اور اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برمنگھم کے چیئرمین حضرت مولانا محمد ابراہیم میر پوری کی صاحبزادی مختصر علالت کے بعد ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ کی برمنگھم میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ دریں اثنا امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر ﷾ نے مولانا میر پوری صاحب سے ٹیلیفون پر اظہار تعزیت کیا اور مرحومہ کے لیے دعا فرمائی۔ رانا محمد شفیق خاں پسروری اور بشیر انصاری مدیر ہفت روزہ اہل حدیث نے بھی مولانا میر پوری صاحب سے اظہار تعزیت کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے اور متعلقین کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین! ادارہ مولانا صاحب کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

بیرونی حملہ جات سے محفوظ ہو کر اپنی اصلی غرض اور دھن میں لگے رہے۔

جس زمانہ میں اہل حدیث کو اپنی اعتقادی آزادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات پیش آتی تھیں اور برادران اسلام عدالتوں میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنی قوت استعمال کرتے تھے، تو مسٹر سید محمود کی خداداد ذہانت اور انصاف نے ہائی کورٹ الہ آباد کی جج کی حیثیت سے اس غریب مگر برسر حق فرقہ کے حق میں ایسی تجویز کی کہ جس سے اس فرقہ کو ہر قسم کے مذہبی حقوق دلوا کر ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

یہ تجویز فریقین کے زخموں کے لئے مرہم تھی۔ اس کا اندمالی اثر یہ ہوا کہ آپس کے جھگڑے طے ہوئے اخوت اسلامی کی زنجیر مضبوط ہو گئی اور اہل حدیث کو اپنی اعتقادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات رفع ہو گئیں۔

ہاں میں یہ نہیں کہتا، نہ کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ سر سید احمد مرحوم کے مذہبی اعتقادات اہل حدیث کے مطابق تھے نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ میں ان تعلقات کو ظاہر کرتا ہوں جو اہل حدیث کی تاریخ میں اس قدر امتیازی حیثیت رکھتے ہیں کہ سید محمود کی جس قدر شکر گذاری کی جائے کم ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مارچ 1915ء ص ۲-۳)

مولوی محمد احسن امروہی سے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ۱۹۲۰ء میں ہونے والی اپنی ایک ملاقات کا حال بایں الفاظ بیان کیا ہے:

مولوی محمد احسن امروہی سے میری ملاقات اور گفتگو

مولوی محمد احسن صاحب علماء اہل حدیث میں ایک مشہور عالم اور مصنف تھے۔ نواب صاحب بھوپال (سید صدیق حسنؒ) کے زمانہ میں آپ بھوپال میں ملازم تھے۔ اس کے بعد آپ مرزا قادیانی کے مرید یا معتقد ہوئے تو جماعت اہل حدیث سے علیحدگی ہو گئی۔

گذشتہ فروری (۱۹۲۰ء) میں انجمن اشاعت اسلام امروہہ کے جلسہ میں گیا، تو یہ سن کر کہ مولوی محمد احسن صاحب بیماری کی وجہ سے معذور ہیں، اور ملاقات کے متمنی ہیں، میں (ثناء اللہ) ان سے ملنے گیا۔

مولوی (محمد احسن) صاحب کی عمر بقول ان کے آج کل (یعنی ۱۹۲۰ء میں) پچاسی (۸۵) برس کی ہوگی۔ بڑھاپے کے علاوہ مرض فالج سے بھی مجبور ہیں۔ (انہوں نے) پہلے مولوی محمد حسین صاحب بٹالویؒ کے انتقال پر افسوس کیا۔ (محمد احسن صاحب نے) فرمایا:

ہمارے بہت پرانے دوست تھے۔ باوجود اختلاف شدید کے آنے جانے والوں سے ہماری خیر خیریت پوچھا کرتے تھے۔ اثناء گفتگو میں مرزا صاحب (قادیانی) کے دعاوی کے متعلق ذکر آیا، تو آپ (یعنی محمد احسن صاحب) نے آیت: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾

مکرر، سہ کرر پڑھ کر اس بات پر بڑا زور دیا کہ پیغمبر ﷺ کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس کا ماننا داخل ایمان سمجھا جاوے۔ مرزا صاحب کے تو تین چار الہاموں کو میں شروع ہی سے نہیں مانتا، بلکہ میں نے تو ان کی بیعت بھی نہیں کی تھی۔ ہاں ان کی خدمات اسلام کی وجہ سے ان کا معتقد تھا۔

پھر میں (یعنی ثناء اللہ) نے پوچھا کہ آپ (یعنی محمد احسن امروہی) کے نزدیک ہم (منکرین مرزا) اور قادیانی پارٹی (قائلین نبوۃ مرزا) میں سے اچھا کون ہے؟

(محمد احسن امروہی نے) فرمایا: آپ لوگ اچھے ہیں، وہ تو غالی ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾

(محمد احسن امروہی نے) فرمایا: ہم نے فتویٰ مدلل لکھ دیا ہے کہ غیر احمدیوں کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔ اس فتویٰ پر ہماری جماعت کے علماء کے دستخط ہو رہے ہیں بعد دستخطوں کے شائع ہوگا۔ (مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں) ان فقروں میں میری سماع میں ایک دو فقرے عجیب معلوم ہوئے:

۱ میں نے مرزا صاحب سے بیعت نہیں کی۔

۲ تین چار الہام مرزا صاحب کے میں شروع ہی سے نہیں مانتا

میرا یہ بیان حلفی ہے و کفی باللہ شهيداً۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ رمضان ۱۳۳۸ھ۔ ۵ جون ۱۹۲۰ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ کی اس شہادت سے مترشح ہوتا ہے کہ محمد احسن امروہی، مرزا غلام احمد قادیانی کے بعض الہامات کو نہیں مانتے تھے۔ یعنی ان الہامات کے سلسلہ میں مرزا صاحب کے دعاوی کے منکر تھے اور انہیں ان الہامات کے سلسلے میں جھوٹا گردانتے تھے۔ نیز یہ کہ وہ مرزا قادیانی کی خدمات اسلامیہ کے اعتراف کے باوجود قادیانیت میں ان سے بیعت نہیں تھے۔ مصباح الادلہ تو ان کی اس وقت کی تصنیف ہے جب قادیانیت کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا اور وہ خود مشہور علمائے اہل حدیث میں شمار ہوتے تھے۔

تقلید جامد کے حصار پر گولہ باری کا سلسلہ اس کے بعد بھی تا دیر جاری رہا۔ حضرت مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا محمد سعید بنارسی، مولانا محمد شاہجہان پوری، نواب محسن الملک مہدی علی خان، مولانا ثناء اللہ امرتسری وغیرھم قلعہ تقلید پر گولہ باری کرتے رہے۔ شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کی بعض تحریریں شامل سلسلہ کی جا چکی ہیں۔ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی کی حسن البیان فیما فی سیرۃ النعمان اور مولانا ابو یحییٰ شاہ جہان پوری کی الارشاد الی سبیل الرشاد اور نواب محسن الملک سید مہدی علی کی تقلید اور عمل بالحدیث کی ایک عرصہ سے کمپوزنگ ہو چکی ہے اور کسی آئندہ جلد میں انہیں ان شاء اللہ شامل کرنے کا ارادہ ہے۔

تقلید جامد کا حصار توڑنے کی جدوجہد اہل حدیثانِ ہند کی تاریخ کا ایک باب ہے۔ جس پر اپنی استطاعت کی حد تک اس سلسلہ کتب میں توجہ دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین!

حرِیّت فکر کے مجاہد

قسط نمبر ۴

تحریر
جناب حبیب اللہ شاہد
(اسلام آباد)

غداری اور ضمیر فروشی کی اس شرمناک تاریخ میں فتح خان، اشرف خان، بہرام خان اور سرحد کے بے شمار فرزندان نے عظمت وکردار کی وہ بلندی پیش کی کہ آج بھی مؤرخہ کا قلم انہیں خراجِ تحسین پیش کیے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ سید احمدؒ پنجتار سے کشمیر جانا چاہتے تھے لیکن راستے میں قبائل اسی درماندہ کارواں کو راستہ دینے کے لیے بھی تیار نہ تھے۔ ان کے ہاتھ مجاہدین کے خون سے رنگے ہوئے تھے وہ خطرہ محسوس کرتے تھے کہ سید بادشاہ ان سے شہیدوں کا انتقام نہ لے لیں۔

مخبروں نے سکھوں کو اطلاع دے دی تھی کہ وہ شخص جو ہمیں تمہارے ظلم سے آزاد کرانے یہاں آیا تھا، اب درماندہ ہے آؤ اور اس کے بچے کھچے قافلے کو تہہ تیغ کر کے ظلم وستم کا الاؤ پھر سے روشن کر دو۔ شیر سنگھ شکاری کتوں کی طرح مجاہدین کا پیچھا کر رہا تھا اور اس کی تاک وہ مخبر تھے جو سید احمدؒ کے پڑاؤ کی اطلاع لمحہ بہ لمحہ اس کو دے رہے تھے۔

٦ مئی ١٨٣١ء کو بالاکوٹ کے مقام پہ بلاشبہ ملت اسلامیہ کی تاریخ کا وہ حادثہ پیش آیا جو دنیا بھر کی جہادی تحریکوں میں ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید رہے گا لیکن گنبد آبگینہ رنگ ہمیشہ اس بات پر حیران رہے گا کہ یہ کیسی قوم تھی جس نے اپنے ہی شاہینوں کو اپنی ہی تلواروں سے ذبح کر ڈالا۔

بالاکوٹ پر ٦ مئی ١٨٣١ء کا آفتاب غروب ہونے لگا تو نہایت دردناک منظر سامنے تھا۔ دریائے کنہار کی امواج کناروں پر پڑے پتھروں سے اپنا سر پٹخ پٹخ کر اس المناک حادثے پر نوحہ کناں تھیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کی صدیوں کی تاریخ آنے والے مستقبل میں اپنا چہرہ دیکھ کر سسکیاں لے رہی تھیں۔ یہ شہداء کی لاشیں نہیں ''سید بادشاہ'' کے مصنف آباد شاہ پوری کے بقول انسانیت کا وہ عطر تھا جو سید شہیدؒ نے چمن ملت کے لالہ وگل جمع کر کے کشید کیا تھا۔ انہی لاشوں میں اس مردِ جلیل کی اپنی لاش بھی ہے۔ سر کٹ کر دور پڑا ہوا ہے۔ اسی جانب شاہ اسماعیلؒ اپنے لہو میں نہائے، حیات جاوداں سے ہمکنار للّٰہیت، فداکاری و بے نفسی اور حمیت اسلامی کے ایسے نقوش جمیل ثبت کیے پڑے ہیں جو دعوت وعزیمت کی تاریخ میں شب تاب ہیروں کی طرح ہمیشہ چمکتے دمکتے رہیں گے۔ ان سے ذرا دور منافقت وطاغوت و بے وفائی کے خلاف نیکی وفا اور پاکیزگی کردار کی حامل بلند مرتبت شخصیت ارباب بہرام خاں حنا رنگ میں ڈوبے پڑے ہیں۔ سرحد کے اسی مرد وفا کیش نے سید بادشاہ کے ہاتھ پہ بیعت کی تو عہد اٹھایا تھا

٦ مئی ١٨٣١ء کو بالاکوٹ کے مقام پہ بلاشبہ ملت اسلامیہ کی تاریخ کا وہ حادثہ پیش آیا جو دنیا بھر کی جہادی تحریکوں میں ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید رہے گا لیکن گنبد آبگینہ رنگ ہمیشہ اس بات پر حیران رہے گا کہ یہ کیسی قوم تھی جس نے اپنے ہی شاہینوں کو اپنی ہی تلواروں سے ذبح کر ڈالا۔

کہ زندگی کا آخری سانس بھی دین حق کی سربلندی کے لیے وقف ہوگا۔ انہوں نے دم آخر تک صدق وفا کی ریت برقرار رکھی۔ شیخ محمد اسحاق، شیخ بلند بخت، امیر اللہ، میرزا احمد بیگ پنجابی، حافظ مصطفیٰ، منشی محمد انصاری، رحمت اللہ ناگپوری، مولوی عبدالوہاب، نور احمد نگرامی صرف چند شہداء ہیں جن کے نام محفوظ رہ سکے ورنہ اس جنگ میں تین سو سے زائد مجاہدین شہید ہوئے۔ شہدائے بدر وحنین اور احد کے بعد شیرانِ اسلام کا یہ دوسرا گروہ ہے جسے تا قیامت خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا رہے گا۔

سید احمد شہیدؒ نے اپنی حیات میں جن مجاہدین کو دعوتِ حق دینے کے لیے پنجتار سے ہندوستان سے روانہ کیا تھا ان میں ولایت علی بھی تھے وہ صادق پور، عظیم آباد (پٹنہ) کے رہنے والے تھے ان کا خاندان کئی پشتوں سے اعلیٰ شاہی مناصب پر فائز چلا آ رہا تھا۔ ان کے دادا ''ارول'' ضلع ''گیا'' کے قاضی تھے اور اس خدمت کے سلسلے میں بادشاہ کی جانب سے ایک بہت بڑی جاگیر وقف ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر آسائش سے نوازا ہوا تھا۔ خوش لباسی، خوش خوراکی اور خوشبویات کا استعمال ولایت علی کی پہچان تھے۔ سید احمد شہیدؒ کے ہاتھ پہ بیعت کی تو دنیائے فکر ونظر بدل کر رہ گئی۔ صادق پور کے اس پورے خاندان نے تحریک مجاہدین کے امیر کے ہاتھ پہ بیعت کی، ان میں بچے بھی شامل تھے اور زمانے نے دیکھا کہ تحریک دعوت وجہاد میں اس خاندان کا نظیر پورے برصغیر میں کوئی اور نہ تھا۔ سکھوں کے ساتھ اکوڑے کے مقام پہ جو پہلی جنگ ہوئی اس میں سب سے پہلے شہید ولایت علی کے چچا زاد بھائی باقر علیؒ تھے۔ اس خاندان نے کم وبیش ایک صدی تک عشق واخلاص کی ایسی روشن مثالیں قائم کیں جو دعوت وعزیمت کی تاریخ میں مثالِ آفتاب بن کر ہمیشہ روشن رہیں گی۔

ولایت علی اپنے امیر کے حکم کے مطابق پنجتار سے سلطنتِ آصفیہ کے دارالحکومت حیدرآباد پہنچے۔ حیدرآباد کا خمیر اپنوں کی غداری اور انگریزوں سے وفاداری سے مزین تھا، حقیقت یہ ہے کہ انگریزوں کو جنوبی ہندوستان پر مسلط کرنے میں حیدرآباد کے حکمرانوں کا بہت اہم کردار تھا۔ انہوں نے تحریک مجاہدین کے لیے بھی بے پناہ مشکلات پیدا کیں۔ نواب سکندر جاہ ناصر الدولہ اس وقت ریاست کا والی تھا۔ پر محض نام کا ریاست کے اصل امور انگریزوں کی منشاء کے مطابق طے کیے جاتے۔ مصنوعی جاہ اور عیش ونشاط کے خمار میں ڈوبی اس ریاست میں ولایت علی کی آواز بغاوت کے نقارے سے کم نہ تھی۔ ولایت علی کی باز پرس کی گئی اور باز پرس کرنے والے جب رپورٹ دینے نواب بہادر الدولہ امیر گوہر علی خانؒ (والی راست کے چھوٹے بھائی) کے پاس پہنچے تو وہ حیران رہ گئے کہ ریاستی حرکاروں کی زندگی تبدیل ہو چکی ہے۔ انہوں نے انقلابی تاثیر رکھنے والے مردِ مجاہد سے ملاقات کا فیصلہ کیا اور پھر ان کی اپنی زندگی کے شب وروز بدل گئے۔ نواب امیر گوہر علیؒ کی دسترس میں جس حد تک ممکن تھا۔ انہوں نے فوری طور پر شرک وبدعت کے تمام مراسم ختم کر دیے۔

سلام مسنون کا رواج دیا اور شرعی احکامات کو فوقیت دی جانے لگی۔ نظام حیدر آباد کو اپنے بھائی کی ان باتوں کی خبر پہنچی تو وہ تشویش میں مبتلا ہو گیا۔ لیکن گوہر علی خانؒ اپنے مستقبل کے لیے ایک لائحہ عمل طے کر چکے تھے' انہوں نے نظام کی باتوں کی پروانہ کی اور ولایت علی کی ہر ممکن مدد کی۔

ولایت علی حیدر آباد میں چار برس رہے ان کے کام کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف دارالحکومت میں تیرہ چودہ حلقے ایسے کام کر رہے تھے جہاں حلقہ دعوت میں شامل ہونے کی دعوت دی جاتی وہ جب حیدر آباد سے روانہ ہوئے تو حیدر آباد کے مسلمانوں کی کثیر تعداد ان کی ہمنوا ہو چکی تھی۔ ولایت علی بمبئی کے اضلاع میں تبلیغی دوروں میں مصروف تھے کہ سانحہ بالاکوٹ کی اطلاع موصول ہوئی۔ ایک آسمان تھا جو سر پر گر پڑا تھا۔ غم والم کا ایک سمندر تھا جو اپنی پوری روانی کے ساتھ موجزن تھا۔

وہ لوگ جو کسی بلند نصب العین کے حصول کے لیے اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں ان کی زندگی کے شب وروز بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں' مشکلات' حادثات اور وقتی ناکامیاں ان کی جستجو کو ختم کرنے کی بجائے مہمیز عطا کرتی ہیں۔ یہی کچھ عنایت علیؒ کے ساتھ ہوا۔ سانحہ بالاکوٹ نے بظاہر مایوسی کے سائے تحریک پر پھیلانے شروع کر دیئے تھے لیکن ولایت علی نے وقت کے خلاف لڑنے کا عزم مصمم کیا اور عظیم آباد کی طرف روانہ ہوئے واپسی کا سفر دو برس میں طے کیا۔ وہ مختلف شہروں میں کئی کئی ماہ قیام کرتے اور لوگوں میں دینی غیرت وحمیت بیدار کرنے کی کوشش کرتے۔

اُدھر سانحہ بالاکوٹ کے بعد جو چند مجاہدین سرحد کے دور دراز گاؤں یا دیہاتوں وغیرہ میں موجود تھے اور ان کا وہ دستہ جو مظفر آباد میں تعینات تھا شیخ محمد ولی بلتی کے زیر کمان مجتمع ہوا۔ مجاہدین کی یہ جماعت نندھیار اور پھر پنجتار منتقل ہو گئی۔ اس دوران ولایت علیؒ نے صادق پور کو اپنا مرکز بنایا اور جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ انہوں نے تحریکی نظم کو اتنی مضبوط بنیادوں پر استوار کیا کہ فرنگی سامراج ایک صدی تک اس تحریک کو ختم کرنے کے لیے انسانیت سوز حربے استعمال کرتا رہا مگر ناکام رہا۔ اپنی علمیت اور بالخصوص انتظامی صلاحیتوں کے باعث ولایت علی کو جماعت کا امیر بنالیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی پرانی حویلی کو تحریک کا سیکرٹیریٹ بنایا اور انتظامی نگہداشت کا کام سنبھال لیا۔ دین حق کی تعلیم کی اشاعت کے لیے انہوں نے شاہ عبدالقادر کا ترجمہ قرآن اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے رسائل دہلی سے منگوائے اور لکھنؤ کے مطبع حسینی سے طبع کروانا چاہا۔ پریس کے مالکان نے انکار کیا تو مولانا بدیع الزماں نے زر کثیر صرف کر کے پریس خریدا اور کتابوں کی اشاعت شروع کر دی۔ اس طرح دینی کتب کی اشاعت کے سلسلہ کا آغاز برصغیر میں پہلی دفعہ ہوا۔ اس پریس سے ولایت علی کے سو سے زائد رسالے شائع ہوئے۔

ولایت علیؒ کی طرح سید محمد علی رامپوری کو بھی سید احمد شہیدؒ نے تبلیغی مشن پر جنوبی ہند جانے کا حکم دیا تھا اور وہ مدراس میں دعوت دین کا کام کر رہے تھے اور انہیں بہت زیادہ کامیابی ہو رہی تھیں۔ قبر پرستی تو اپنی جگہ شرک پرستی کا یہ عالم تھا کہ مسلمان ہندوؤں کے ایک دیوتا ''نرسو'' کی پوجا بھی کرتے تھے۔ سید محمد علی رامپوری نے درس توحید بلند کیا' مدراس کے ایک رئیس نواب خان عالم اور ان کی صاحبزادی جو نواب اوکاٹ کی زوجہ تھیں تحریک سے وابستہ ہوگئیں اور ہر طرح کا ظلم برداشت کرنے کے باوجود استقامت پر قائم رہے۔ سید محمد علی رامپوریؒ نے مناسب جانا کہ تحریک کے مرکز صادق پور جا کر کام کیا جائے' چنانچہ وہ صادق پور تشریف لے آئے۔

مولانا ولایت علی اور سید محمد علی رامپوریؒ ابھی دعوتِ اصلاح وجہاد کی تخم ریزیوں میں مصروف تھے کہ شاہ اسحاقؒ کے داماد سید نصیر الدین دہلویؒ نے پرچم جہاد بلند کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

مولانا ولایت علی اور سید محمد علی رامپوریؒ ابھی دعوتِ اصلاح وجہاد کی تخم ریزیوں میں مصروف تھے کہ شاہ اسحاقؒ کے داماد سید نصیر الدین دہلویؒ نے پرچم جہاد بلند کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

۱۸۳۵ء میں وہ دہلی سے روانہ ہوئے اور ٹونک پہنچے۔ نواب ٹونک نے مجاہدین کی ہر ممکن معاونت کی۔ سید نصیر الدین دہلویؒ بعد ازاں اجمیر اور جے پور سے ہوتے ہوئے ۱۸۳۸ء میں سندھ پہنچے۔ سب سے پہلے وہ حروں کے مرکز پیر جو گوٹھ میں ٹھہرے جہاں سید احمد شہیدؒ کے خاندان کے افراد موجود تھے۔ سید نصیر الدینؒ کا ارادہ کابل اور جلال آباد جانے کا تھا جہاں دوست محمد خانؒ بیک وقت سکھوں اور انگریزوں سے برسر پیکار تھے۔ اسی دوران رنجیت سنگھ نے شکار پور اور دیگر امرائے سندھ سے خراج کا مطالبہ کر دیا۔ سید نصیر الدینؒ شکار پور میں تھے۔ انہوں نے امرائے سندھ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔ سیدہ ام اسماعیلؒ (اہلیہ سید احمد شہیدؒ) کی طرف سے ہندوستان بھر میں موجود تحریک ساتھیوں سے درخواست کی گئی کہ وہ نصیر الدینؒ کی مہم میں ان کا ہر ممکن ساتھ دیں۔ لیفٹننٹ کرنل پوٹنگر کو حالات کا علم ہوا تو اس نے امرائے سندھ پر دباؤ ڈالا کہ وہ نصیر الدینؒ کی سندھ بدری کے احکامات جاری کر دیں۔ پوٹنگر اس زمانے میں پولیٹیکل ایجنٹ تھا۔ تاہم بعض با اثر شخصیات کی مداخلت کے باعث انہیں کچھ دن مزید ٹھہرنے کی مہلت مل گئی۔

سیدہ ام اسماعیلؒ کا ایک مکتوب نظام حیدر آباد کے بھائی نواب مبارز الدولہ کے پاس بھی آیا جو ولایت علی کے دست راس بنے ہوئے تھے۔ تحریک کے مخالفین گمراہ ملاؤں اور انگریزوں نے نظام کو ورغلایا ہوا تھا کہ تمہاری بھائی ریاست کا حکمران بننا چاہتا ہے۔ نواب مبارز الدولہ امیر گوہر علی کو مکتوب ملا تو انہوں نے فوری طور پر پچاس کے قریب مجاہدین کو محمد آصفؒ اور سید عباسؒ کی رہنمائی میں سندھ روانہ کیا تا کہ پتہ چلایا جا سکے کہ یہ درخواست واقعتاً تحریک مجاہدین کے قافلہ سخت جاں کی طرف سے کی گئی ہے۔ نواب صاحب نے تسلی ہونے پر رضا کار مجاہدین کی بھرتی شروع کر دی۔ نواب امیر گوہر علی ایک دینی فریضے کی تکمیل میں مصروف تھے کہ نظام حیدر آباد دکن کے ایک انگریز مجسٹریٹ نے مخبروں کی اطلاع پر نظام کو بتایا کہ اس نے آپ کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش پکڑ لی ہے۔ نظام کے سپاہیوں نے نواب امیر گوہر علیؒ سمیت تحریک کے دیگر دس نمایاں کارکنوں کو گرفتار کر لیا اور گولکنڈہ کے قلعے میں قید کر دیا۔ مولوی زین العابدینؒ اور مولوی محمد عباسؒ کسی طرح فرار ہو کر عظیم آباد پہنچ گئے جبکہ دیگر گرفتار شدگان پر تشدد کے ذریعے ریاست میں موجود تقریباً ہر مجاہد کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ اس طرح اصلاحِ عقائد اور جہادِ ہند کی اس تحریک کو ریاست حیدر آباد دکن میں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ نواب سارز الدولہ نے گولکنڈہ کے قید خانے میں ہی وفات پائی۔

سید نصیر الدین دہلویؒ نے سندھ سے کوچ کیا اور افغانستان چلے گئے جہاں انہوں نے امیر دوست محمد خاں سے مل کر انگریزوں کے خلاف معرکہ کی جنگیں کیں۔ سید نصیر الدینؒ کی اس حکمت عملی سے یہ بات آشکار ہوگئی تھی کہ مجاہدین تحریک ہر اس طاقت کا ساتھ دینے کو تیار رہتے تھے جو انگریزوں سے برسرپیکار ہو۔ ہنٹر نے ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ وہابی انگریزوں کو غاصب کفار کی اصطلاح سے پکارا کرتے تھے اور وہ کوئی موقع ایسا ضائع نہ جانے دیتے تھے جس سے انگریزوں پر ضرب لگتی ہو۔ وہ مزید تحریر کرتا ہے کہ وہابیوں نے جنگ کابل میں ایک بڑی فوج ہمارے دشمنوں کی امداد کے لیے بھیجی' ایک ہزار کے قریب مجاہدین ہمارے خلاف بڑی ثابت قدمی سے آخری دم تک لڑتے رہے۔ صرف فتح غزنی کے موقع پر تین سو مجاہدین نے انگریزی سنگینوں سے جام شہادت نوش کیا۔

سید نصیر الدین ۱۸۳۹ء کے آخر یا پہر ۱۸۴۰ء کے آغز میں ستھانہ پہنچے جہاں مجاہدین کی مختصر سی جماعت موجود تھی۔ اُدھر ولایت علی سید احمد شہیدؒ کے قافلہ سخت جاں کو اگلی منازل جہاد کے لیے منظم کرنے میں مصروف تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں شاہین تحریک مجاہدین میں شامل ہو رہے تھے۔ صادق پور ان کا مرکز تھا۔ ولیم ہنٹر جو تحریک مجاہدین کے متعصب دشمنوں میں سے ایک ہے اُسے بھی تسلیم کرنا پڑا کہ جن لوگوں نے تحریک کی دعوت پر لبیک کہی انہوں نے اپنی ساری زندگی اور قوتیں اس کے لیے وقف کر دیں۔ انہیں کوئی شے یاد تھی تو وہ تحریک اور اس کی دعوت تھی۔ وہ ہماری حکومت کو کافر حکومت قرار دیتے اور اسے تباہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ ان کی زندگیاں بے داغ ہیں' یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ وہابی مبلغ سب سے زیادہ روحانیت رکھنے والے سب سے زیادہ بے غرض اور بے لوث ہوتے ہیں۔ وہ نہایت دلیری سے تبلیغ کرتے ہیں۔ ان کا سیاسی اور مذہبی نصب العین انقلاب پسندوں کی امید کے عین مطابق ہے۔ وہابی وہ ہے جو کسی سے نہ ڈرے اور نہ اصول کے خلاف کسی کی رعایت کرے۔ اس کی زندگی کا راستہ صاف ہے کسی قسم کا تشدد اس کو اپنی راہ سے منحرف نہیں کر سکتا۔

صادق پور میں بیت المال قائم کیا گیا' خط وکتابت کے لیے خفیہ اصطلاحیں ایجاد کی گئیں اور آمد ورفت کے لیے خفیہ وبا اعتماد راستے دریافت کیے گئے حتی کہ جب ولایت علی ہجرت کر کے ستھانہ کے لیے روانہ ہوئے تو انگریزی حکومت کو علم ہی نہ ہو سکا حالانکہ ان کے ساتھ کثیر تعداد میں مجاہدین بھی شامل تھے۔ یہ نظام اس قدر مربوط اور منظم تھا کہ انگریز قیام پاکستان تک اسے توڑ نہ سکے۔

ستھانہ وکاغان کے سید ضامن شاہ نے ولایت علیؒ کو پیغام بھیجا کہ حالات سازگار ہیں اور تشریف لا کر اسلامی حکومت استوار کیجیے۔ پیغام ملتے ہی مولانا ولایت علیؒ نے اپنے بھائی عنایت علی کو سرحد بھیجنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ اس وقت بنگال میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف عمل تھے۔

صادق پور میں بیت المال قائم کیا گیا' خط وکتابت کے لیے خفیہ اصطلاحیں ایجاد کی گئیں اور آمد ورفت کے لیے خفیہ وبا اعتماد راستے دریافت کیے گئے حتی کہ جب ولایت علی ہجرت کر کے ستھانہ کے لیے روانہ ہوئے تو انگریزی حکومت کو علم ہی نہ ہو سکا حالانکہ ان کے ساتھ کثیر تعداد میں مجاہدین بھی شامل تھے۔ یہ نظام اس قدر مربوط اور منظم تھا کہ انگریز قیام پاکستان تک اسے توڑ نہ سکے۔

بنگال کے مسلمانوں کی تاریخ ہندوؤں اور انگریزوں کے غلبے کے خلاف جدوجہد کی تاریخ ہے' ان کی جنگ نہ صرف برصغیر کے دیگر علاقوں کے مقابلے میں طویل بھی ہے اور صبر آزما بھی۔ ۱۷ویں صدی میں فرنگی استعمار نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیموفلاج میں یہاں قدم رکھا اور آتے ہی ان ہندوؤں کی سرپرستی شروع کر دی جو برسر اقتدار مسلمانوں کے پرشفقت سلوک کے باوجود دل میں زہر رکھتے تھے۔ فرخ سیر نے مال گذاری کے ٹھیکے کمپنی کو کیا دیئے کہ ہندوؤں کی بن آئی۔ انگریزوں نے محصول کی وصولی کے لیے بنگالی ہندوؤں کو بھرتی کیا تو ظلم کا سیاہ باب وا ہونا شروع ہوگیا۔ وہ اپنے تہواروں کے لیے بھی مسلمانوں سے ٹیکس لیتے جو کاشت کار داڑھی رکھتا اس سے داڑھی ٹیکس وصول کیا جاتا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ بنگال کے مسلمان نہ صرف سرکاری ملازمتوں' زراعت' تجارت اور صنعت کے میدان سے فارغ کیے جانے لگے بلکہ ان پر ہندو کلچر بھی مسلط کیا جانے لگا۔ انگریزوں نے ہندوؤں کو بنگال کے مسلمانون پر اقتصادی اور تہذیبی طور پر جس طرح مسلط کیا اس کی مسلمانوں نے ہر قدم پر مزاحمت کی۔ ہندو زمین داروں اور ٹیکس وصول کرنے والوں کے ساتھ مسلم کاشت کاروں کے کئی بار تصادم ہوئے۔

بیشتر اضلاع میں بغاوتیں بھی ہوئیں لیکن یہ سب محدود نوعیت کی اور انفرادی بغاوتیں تھیں۔ بنگال میں انگریزوں اور ہندوؤں سے نجات پانے کے لیے پہلی باقاعدہ تحریک کا آغاز ۱۸۲۰ء میں ہوا۔ حاجی شریعت اللہؒ تقریباً بیس برس مکہ معظمہ میں مقیم رہے اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کی تحریک تجدید واحیائے دین سے متاثر ہوئے اور وطن آتے ہی فرائض تحریک کے نام سے موسوم ہوئی۔ رب واحد کی عبادت بدعات سے احتراز اور غیر مسلم رسوم کا اخراج تو اس کے تین بنیادی نظریاتی اصول تھے لیکن مسلم اخوۃ کے نعرے نے اسے ایک معاشی ومعاشرتی تحریک میں بھی بدل دیا۔ اس فکری انقلاب نے سید احمد شہیدؒ کی تحریک کو پھیلانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ شریعت اللہؒ کی تحریک کے دوران نثار علیؒ المعروف تیتو میاں بھی نمودار ہوئے۔ انہوں نے فرائض تحریک کو آگے بڑھایا اور ہندو وانگریز استعمار کے خلاف طبل جنگ بجا دیا۔ تیتو میر سرحدی علاقوں میں مجاہدین کی کامیابیوں سے بہت متاثر تھے۔ انہوں نے نرکل بڑیا نامی گاؤں کو اپنا مرکز بنایا اور پورنا پر حملہ کر کے کمپنی کی حکومت کا اعلان کر دیا اس کے بعد وہ متصل ضلع ندیا کی جانب بڑھے اور کافی سارے گاؤں ہندو زمینداروں کے چنگل سے آزاد کرا لیے۔ تیتو میر کے جاں نثاروں کو سبق سکھانے کے لیے الیگزینڈر کو مسلح دستے کے ساتھ نرکل بڑیا روانہ کیا لیکن مجاہدین نے اس کا پورا دستہ تباہ کر دیا۔ اب باقاعدہ جنگ چھڑ گئی' ابتدائی ناکامیوں کے بعد مزید انگریزی فوج روانہ کی گئی۔ تیتو میرؒ اور ان کے رفقائے کار جرأت مندی کے ساتھ دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔ جو لوگ میدانِ جنگ سے دور تھے اور شامل ہونے کے لیے آ رہے تھے ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان ۲۵۰ مجاہدین میں سے ۱۴۰ کو پھانسی دے دی گئی اور بقیہ کو طویل المیعاد قید با مشقت کی سزائیں سنائی گئیں۔ ایک مدت تک تیتو میرؒ کے ساتھیوں کو فرنگی تلاش کرتے رہے اور پھانسیوں کا بازار گرم رہا۔ اگرچہ تیتو میاںؒ کی تحریک ختم ہوگئی لیکن جوشِ جنوں پیدا ہوا تھا وہ ختم نہ ہو سکا۔ تیتو میرؒ کے مجاہد بعد ازاں صوبہ سرحد میں تحریک مجاہدین میں شامل ہو کر انگریزوں کے خلاف

باقی صفحہ 7 پر

خواتین کی ذمہ داریاں

خطاب محترمہ ڈاکٹر حصہ بنت عبدالعزیز السدیس حفظہا اللہ
ترجمہ وتلخیص: محترمہ عائشہ بنت مختار احمد ندوی

مورخہ 23 نومبر بروز پیر مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کی دعوت پر ڈاکٹر حصہ بنت عبدالعزیز السدیس حفظہا اللہ، ایم اے، پی ایچ ڈی، پروفیسر جامعة ام القریٰ مکة المکرمة۔ صدر التوعیه والارشاد الدینی جامعه ام القریٰ مکة المکرمة (ہمشیرہ امام حرم مکی فضیلة الشیخ الدکتور عبدالرحمن عبدالعزیز السدیس حفظہ اللہ) نے محمدی مسجد برمنگھم میں بعد نماز ظہر خواتین کے جم غفیر سے ایک جامع خطاب فرمایا۔ افادۂ عام کی خاطر آپ کی عربی تقریر کو ترجمہ وتلخیص کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

حمد وصلاۃ کے بعد محترمہ نے اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم تمام بہنیں جو کہ مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھتی ہیں صرف دین کی بنیاد پر یہاں جمع ہوئی ہیں۔ آج یہاں ہماری یکجائی اللہ کے تقوے اور اخوت اسلامی کی بنیاد پر ہے۔

دین اسلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں قرآن جیسی نعمت عطا کی ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی زندگیوں کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔ ہم قرآن پر جی رہے ہیں۔ اللهم اجعل القرآن العظيم ربيع قلوبنا ونور صدورنا وجلاء احذاننا و ذهابا همومنا و غمومنا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں کیوں پیدا کیا ہے؟ ہماری تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ اللہ نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ عبادت عبارت ہے خشوع وخضوع سے۔ اللہ کے اوامر کی پابندی اور نواہی سے اجتناب ہی عبادت کا خلاصہ ہے۔

غور کریں ہم دن میں پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کرتے ہیں اور ان نمازوں کی شروعات ہم تکبیر تحریمہ کا آغاز اللہ اکبر سے کرتے ہیں۔ اللہ اکبر، اللہ کے سامنے ہم نے کلی طور پر استسلام کرلیا، اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرتے ہوئے ہماری نمازوں کی شروعات ہوتی ہے۔ یہی تذلل، خشوع وخضوع اصل عبادت ہے۔ اس سر تسلیم کو خم کرنے میں ہی اصل راحت ہے۔ یہ راحت، یہ سکون ہمیں نماز سے حاصل ہوتا ہے۔ ہم جب سربسجود ہوتے ہیں تو اپنے پروردگار سے مناجات میں مصروف ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے [يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا] اے بلال نماز قائم کرو اور اس کے ذریعہ ہمیں سکون پہنچاؤ۔

سجدۂ عشق ہو تو عبادت میں مزہ آتا ہے
خالی سجدوں میں تو دنیا ہی بسا کرتی ہے
(اقبال)

اللہ کی عبادت احسان کے ساتھ کی جائے۔ یہ احسان کیا ہے؟ کہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں گویا ہم اسے دیکھ رہے ہوں اور اگر ہم احسان کے اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتے تو کم از کم ہمیں اپنی عبادتوں میں اس بات کا احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

نماز بندے اور اللہ کے درمیان تعلق کا ذریعہ ہے۔ اس تعلق میں ریاء شامل نہیں ہونی چاہیے۔ ریاء شرک اصغر ہے جو کہ حرام ہے۔

تیرے سجدے کہیں تجھے کافر نہ کر دیں اقبال
تو جھکتا کہیں اور ہے سوچتا ہے کہیں اور

ہمارا عقیدہ ہر حال میں درست ہونا چاہیے۔ ایک مسلمان بندہ ہمیشہ اللہ کے خوف اور اس کی امید کے درمیان ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کے خوف سے وہ اللہ کے عذاب سے اپنے آپ کو مأمون محسوس نہیں کرتا ہے اور اس کی رحمت سے کبھی مایوس بھی نہیں ہوتا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ توبہ کو پسند کرتا ہے۔ بنی آدم گنہگار ہے اور بہترین شخص وہ ہے جو اپنے رب سے توبہ طلب کرتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے مومن بندوں سے کیا چاہتا ہے؟

﴿يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا﴾ (النساء)

''اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے آسانیاں مہیا کرے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔''

﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج: 78)

''اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔''

﴿وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ﴾ (النسآء: 27)

''اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے۔''

اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کرنا چاہتا ہے اور ہماری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار بخشش طلب کرے اور وہ اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا عاصی دن میں غفران کی راہ ڈھونڈے۔ ہم اللہ کے اس غفران کا حق کس طرح ادا کر سکتے ہیں، کثرت استغفار سے۔

انسان کی تخلیق دو چیزوں پر مبنی ہے۔ جسم اور روح۔ جسم کو زندہ رکھنے کے لیے انسان اکل وشرب کا محتاج ہوتا ہے جس کے لیے وہ کوشش بھی کرتا ہے لیکن روح کی غذا کیا ہے؟ ایک سجدہ اور چشم تر۔

انا کو طاق پر رکھ کر
جبیں کو خاک پر رکھ کر
جو سجدے میں جھکایا سر
ملی تسکین جی بھر کر

یہ جبیں یہ زمیں، یہ سجدے یہ مناجات، یہ نمازیں یہ تلاوتیں سب کیا ہیں، یہ ہماری روح کی غذا اور اللہ کی محبت ہیں۔ ہم اللہ کی محبت کا حق کس طرح ادا کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ (آل عمران: 31)

''کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ خود تم سے محبت کرے گا۔''

نیز حدیث نبوی ہے:

[تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللَّهِ، وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ]

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو گے تم راہ راست سے نہیں بھٹکو گے، اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

اللہ کے نبی ﷺ کی سنت ہمیں زندگی کے قرینے سکھاتی ہے۔ ہمیں اللہ کی عبادت کا سلیقہ بتاتی ہے۔ معلوم

رہے ہمارے رب کی عبادت کا طریقہ من چاہا نہیں ہے بلکہ یہ توقیفی ہے۔ ایک ایسا عمل جہاں عقل کی نہیں بلکہ کتاب و سنت کی اتباع لازمی ہے۔ ہم اپنے رب کی عبادت کا حق سنت پر عمل کر کے ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا [صلوا کما رایتمونی اصلی] تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

ہماری نماز آپ ﷺ کی نماز جیسی ہونی چاہیے۔ ہمارا حج آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر ہونا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: [خذوا عني مناسككم] تم مناسک حج مجھ سے سیکھ لو۔

ہمارے نبی ﷺ کی سنت کا حق ہم کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ ترک بدعات سے، کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: [كل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار] ''ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔''

عبادت کی شرائط کیا ہیں؟ عبادت کی پہلی شرط اخلاص ہے۔ لوگوں کے دکھاوے کے لیے عبادت نہیں کرنی چاہیے۔ جیسا کہ منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾(النساء)

''صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور یاد الٰہی تو برائے نام کرتے ہیں۔''

اخلاص کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کی قدر کرنی چاہیے تاکہ آخرت میں کوئی حسرت نہ رہ جائے۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ﴾(الفجر)

''وہ کہے گا: کاش کہ میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔''

وقت کا ضیاع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ''گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں'' ہم شہوات و خواہشات میں اپنا وقت کیوں ضائع کرتے ہیں جبکہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

[لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَا وَضَعَهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ]

قیامت کے دن چار باتوں کا جواب دیئے بغیر کسی شخص کے قدم آگے نہیں بڑھیں گے۔

① اپنی عمر کیسے گزاری؟

② اپنی جوانی کے ساتھ کیا کیا؟

③ اپنی دولت کہاں سے کمائی اور کہاں خرچ کی؟

④ اور عطا کیے گئے علم پر کہاں تک عمل ہوا؟

جان لو کہ اللہ کے لیے ہی دین خالص ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے:

[أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ]

''میں ساجھیوں میں سب سے زیادہ ساجھے سے بے پرواہ ہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں اس نے میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا تو میں اس کو اس کے ساجھے کو چھوڑ دیتا ہوں۔''

عبادت کی دوسری شرط سنت نبوی ﷺ کی پیروی ہے۔ آپ ﷺ نے امور شرعیہ کی ہر بات کو واضح کر کے قرآن و حدیث کے ذریعہ ہمیں بتا دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ'' (المائدہ: ۳) ''آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا۔'' نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾(ال عمران)

''جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔''

یعنی اگر ایک مسلمان اخلاص کے ساتھ سنت نبوی پر عمل کرے تو یہ اس کے لیے کامیابی کی ضمانت ہے۔

تیرے اعمال سے ہے تیرا پریشاں ہونا
ورنہ مشکل نہیں مشکل کا آساں ہونا
پورے عالم پہ حکومت ہو تیری اے مسلم!
تو سمجھ جائے اگر اپنا مسلماں ہونا

فضائل اسلام کیا ہیں؟ اسلام تمام کا تمام مبنی بر فضیلت ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت دی، رتبہ دیا، عورت کے ہر روپ کی اسلام نے تکریم کی ہے، بیٹی ہو کہ بہن ہو، ماں ہو کہ بیوی ہو۔ یہی بیٹی، ماں، بہن، بیوی، جاہلیت میں کیسی تھیں؟ یہ اسلام ہے جس نے عورت کو جلاء بخشی۔ جب بچی پیدا ہو تو اس کے لیے خوبصورت نام تجویز کرنے کا حکم دیا۔ باپ پر نہ صرف اولاد کا نفقہ فرض کیا بلکہ اولاد کی بدولت اس کی ماں کا بھی نفقہ مقرر ہوا۔

﴿وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾(البقرۃ: 233)

''اور وہ باپ جن کے شیر خوار بچے ہیں ان کے ذمہ ان بچوں کی ماؤں کا روٹی کپڑا ہے جو دستور کے مطابق ہو۔''

اسلام میں بیوی چاہے کتنی ہی دولتمند کیوں نہ ہو اس کے اخراجات کا ذمہ دار اسکا شوہر ہے۔ بیوی کے کندھوں پر کسب معاش کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہے۔ اسلام جانتا ہے ایک عورت جسمانی طور پر ہمیشہ مختلف مراحل سے گزرتی رہتی ہے۔ ان مراحل کی تکلیف کے ساتھ اس کے اوپر کسب معاش کی سخت ذمہ داری ڈالنا اس کے ساتھ ظلم ہے۔ اس لیے اسلام نے عورت کو سکون کے ساتھ گھر میں رہ کر ایک دوسرا اہم فریضہ ادا کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے اور کہا

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾(الأحزاب: 33)

''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔''

گھر میں رہتے ہوئے عورت کے ذمہ اس کے شوہر کے گھر کی نگہبانی اور اس کی اولاد کی پرورش و تربیت کا فریضہ لاگو کیا۔

[وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ]

''اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے اور اس بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔''

عورت ایک راعیہ کا فریضہ کس طرح انجام دے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

[ما من مولود يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه۔]

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔''

یہ ایک مسلمان ماں کا فریضہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کی پرورش فطرت اسلام پر کرے۔ باپ تو گھر سے باہر کسب معاش کی جدوجہد میں لگا ہوتا ہے اس لیے بچے کی صحیح تربیت ماں کے اوپر عائد ہوتی ہے۔ ماں بچہ کا پہلا مدرسہ ہوتی ہے۔

ایک بچہ اپنی پیدائش سے لے کر تقریباً چھ سال تک کی عمر کا زیادہ وقت اپنی ماں کے ساتھ گزارتا ہے اور ایک چھوٹا بچہ اس دنیا سے آشنا ہونے کے لیے کثرت سے سوالات کرتا ہے۔ یہ ماں کا فرض ہے کہ ان سوالات کے جوابات کے ذریعہ اپنے بچے کی اسلامی تربیت کرتی چلی جائے۔

اے ماں! تو ہی اپنے بچہ کی پہلی استاد ہے۔ تو ہی اس کی مربیہ ہے۔ تو بچہ کو درست عقیدہ سکھا سکتی ہے۔ اللہ کا خوف، جنت وجہنم سے آگاہی، خیر وشر کا فرق تو بتا سکتی ہے کیونکہ بچہ جب بڑا ہو کر سکول جانا شروع کرے گا وہ دنیا کیسی ہو گی؟ اس کے دوست کیسے ہوں گے؟ جب ایک ماں کی تربیت صحیح ہو گی تو بچہ غلط راستہ سے بڑی حد تک محفوظ رہے گا۔

اے ماں! تو ہی اپنے بچے کو اسلامی تعلیم دے سکتی ہے کیونکہ حدیث نبوی ﷺ ہے: [مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ] (الحدیث)

''تمہارے بچے جب سات سال کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز کے بارے میں ان پر سختی کرو اور ان کے بستروں کو الگ کر دو۔''

بچے کے سیکھنے کی کوئی بھی عمر چھوٹی نہیں ہوتی۔ ایک سال کا بچہ بھی ماں سے نماز سیکھ سکتا ہے۔ جب ماں نماز پڑھتی ہے تو وہ بچہ نماز کے ارکان کو دیکھ کر سیکھتا اور سمجھتا ہے۔

اے ماں! تو چاہے زندگی کے کسی بھی میدان عمل میں اپنا حصہ ڈال رہی ہو، چاہے تو ڈاکٹر ہو، چاہے استاذہ ہو، چاہے داعیہ ہو لیکن اپنے چھوٹے سے بچے کے اہم تعلیمی مراحل میں تو ہی پہلی معلمہ اور مربیہ ہے۔ اگر ایک ماں گھر سے باہر کی دنیا میں کام کرتی ہے اور گھر اور کام میں توازن برقرار نہیں رکھ سکتی تو اسے چاہیے کہ باہر کا کام چھوڑ دے اور اپنی اولاد کی تربیت کا حق ادا کرے کیونکہ اگر ایک ماں بحیثیت معلمہ کسی اسکول میں کام کرتی ہے لیکن اپنی خود کی اولاد کی تربیت وقت کی قلت کے باعث نہیں کر سکتی تو اس کے معلمہ ہونے کا کیا فائدہ کیونکہ وہ اپنی اولاد کے لیے سب سے پہلی معلمہ ہے۔

بچوں اور بیوی کے ذکر کے بعد ماں کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے، یہ بھی ذہن میں رکھیے۔ آپ ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا:

[يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: "أُمُّكَ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ أُمُّكَ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ أُمُّكَ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ أَبُوكَ"]

''اے اللہ کے رسول! کون سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا حقدار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، پوچھا پھر؟ کہا تیری ماں، پوچھا پھر؟ کہا تیری ماں، پوچھا پھر؟ کہا تیرا باپ۔

اسلام نے ماں کو باپ پر تین درجہ زیادہ فوقیت دی ہے۔ اسلام نے برالوالدین کا سبق سکھاتے ہوئے ماں کو ایک خصوصی مقام دیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ماں نو مہینے حمل کا بوجھ اٹھاتی ہے۔ دردزہ کو برداشت کرتی ہے اور اولاد کی تکلیفوں پر اپنی راتوں کی نیند قربان کرتی ہے۔

ماں کی تکریم کے بعد اسلام بیٹیوں اور بہنوں کا رتبہ کس طرح بڑھاتا ہے، اس پر غور کیجئے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

[مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ- وَضَمَّ أَصَابِعَهُ]

''جس کسی نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بڑی ہو گئیں تو وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح ساتھ ساتھ آئیں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ساتھ ملا کر بتایا۔''

نیز فرمایا:

[من كان له ثلاث بنات فصبر عليهن وكسا هن من جدته كن له حجابا من النار "او" سترا من النار-]

''جس کو تین بیٹیاں ہوں اور اس نے ان پر صبر کیا اچھا پہنایا تو وہ اس شخص کے لیے جہنم کی آڑ بن جائیں گی۔''

بچیوں کی تربیت ایک بڑی نیکی ہے۔

خطاب کے آخر میں محترمہ نے نہایت رقت آمیز دعا کی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان دعاؤں کو ان کے اور تمام کے حق میں قبول فرمائے اور تمام خواتین کو ان کی بتائی ہوئی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

✿✿✿✿✿

بقیہ | یادرفتگان

کو چلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین!)

دین سے لگاؤ اتنا تھا کہ بعض اوقات اپنی اولاد کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ ہر جمعرات کو گاؤں مرجال آتے، جمعہ کے دن صبح درس دیتے اور مسجد کے لیے چندہ بھی جمع کرتے، اس کے ساتھ ساتھ بڑی اچھی آواز میں نظمیں بھی سناتے تھے۔

پنجابی میں وعظ کرتے تھے لیکن اردو بولنے والے حضرات سے کہیں اچھی زبان استعمال کرتے تھے۔ انہی مصروفیات میں لیل ونہار بیت رہے تھے، دینی لگاؤ کے لحاظ سے ایک بات یہ کہ اگر کوئی ان سے مسئلہ پوچھ لیتا اور کہیں جا رہے ہوتے تو اپنا کام لیٹ کر کے پہلے اس کو اچھی طرح مسئلے کی وضاحت کرتے اور پھر اپنے کام کو دیکھتے۔ وہ علم کا ایک ذخیرہ تھے۔ کسی موضوع پر بولتے تو بولتے ہی جاتے۔

آپ کے خاندان کے اکثر لوگ علماء وحفاظ ہیں لیکن ان کی علمیت کا سب کو اعتراف تھا۔ یہ علم کا چراغ پورے خاندان کو افسردہ کر کے چلا گیا۔

اخلاقی لحاظ سے بلند پایہ رکھتے تھے۔ ہر کسی سے بڑے اچھے طریقے سے ملتے، اس کا حال پوچھتے، مہمان نواز بہت تھے جہاں تک ممکن ہوتا خاطر داری کرتے، اپنا کام خود کیا کرتے تھے اپنا دکھ دوسروں سے کم شیئر کیا کرتے تھے۔

خودداری بہت تھی کسی کا احسان کم ہی قبول کرتے تھے۔ لوگ خدمت کرتے لیکن یہ اپنا معاملہ اپنی تنخواہ سے پورا کرتے۔ صرف جامعہ اور مسجد کے لیے تعاون لیتے تھے کیا لکھیں کہ ان کی طرف دیکھ کر اللہ یاد آ جاتا تھا۔

لیکن آخر کیا ہے کہ کسی کو نہ چھوڑنے والی انبیاء وصلحا کو اپنی لپیٹ میں لینے والی موت نے ان کو بھی اپنا نوالہ بنا لیا اور وہ اس دار امتحان سے کوچ کر کے دار البقا کو چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول کر کے اجر عظیم عطا کرے۔ انہیں اعلیٰ وارفع مقام عطا کرے۔ (آمین!)

✿✿✿✿✿

یادرفتگاں

مولانا عبدالقیوم سلفی رحمہ اللہ

تحریر: جناب مولانا انوارالحق مرجالوی

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

استادِ محترم کے چہرے کی اداسی اور افسردگی کے آثار ان کے دلی کرب اور صدمے کو عیاں کر رہے تھے۔ ان کے غم والم کو بیان کرنا محال ہی نہیں ناممکن ہے۔

مخلصانہ دعائیں دینے والے عظیم باپ اور پیار ومحبت سے مفید مشورے دینے والے مشفق باپ کو تقدیر نے ان سے چھین کر اس شہرِ خموشاں کی زینت بنا دیا جہاں سے آج تک نہ کوئی قابو آیا ہے نہ آئے گا۔ یوں تو اس دنیا سے رحلت ہر کسی کی سوگوار ہوتی ہے لیکن کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جو اپنے وجود کی روشنی اور خوشبو سے سب کے دلوں پر چھا جاتے ہیں اور جب وہ بچھڑ جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ زندگی تھم سی گئی ہو۔

لیکن یہ تو دنیا کا قاعدہ اور قانون ہے کہ

اسی پہ قائم ہے نظام زندگانی بھی
بچھڑ جاتا ہے ساحل سے گلے مل کے پانی بھی

بعض لوگوں کی فرقت تو مانوس افراد تک محدود ہوتی ہے لیکن بعض اس طرح اہم ہوتے ہیں جیسے تاروں میں چاند ہو اور اندھیروں میں اجالا ہو۔ ایسی ہی شخصیت کے مالک' درمیانہ قد لیکن بارعب اور پُروقار اندام' با اخلاق اور ملنسار عادات والے محترم مولانا عبدالقیوم سلفی صاحب تھے۔

علم دین کا یہ تارا اس دار فانی سے اس انداز میں رخصت ہوا کہ ہر آنکھ پُرنم ہو گئی' نہ جانے ہر کسی سے انکا کیا تعلق تھا۔ ان کی زندگی کے واقعات اور حالات زندگی کو قلم کا رونا بیان نہ کر سکے گا۔

وہ ظفروال کے قریب ایک گاؤں مرجال میں ۱۹۳۹ء کو پیدا ہوئے' پرائمری مرجال کے نواحی گاؤں مراڑہ سے کیا اس کے بعد مڈل بڑے پنڈ سے کیا۔

دین سے لگاؤ کی تڑپ تھی۔ فطرت سلیم نے زندگی اور تعلیم کے رخ کو مذہبی رخ میں بدل دیا اور دینی تعلیم کے لیے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کا انتخاب کیا۔ دینی اور مذہبی لگاؤ نے ان کو بہت عزت دی۔ شاید اگر وہ اتنی محنت دنیا کی ڈگریاں حاصل کرنے میں لگاتے تو اتنی عزت اور وقار نہ پاتے جتنا کہ دین کی تعلیم نے ان کو سب کے دلوں کی دھڑکن بنا دیا اور ساروں کی نظروں میں گراں قدر بنا دیا تھا۔

تعلیم کے دوران ان کو بڑے اعلیٰ لوگوں کی رفاقت ملی۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا عبدالرحمٰن واصل' مولانا بشیر الرحمٰن صدیقی' مولانا شریف بدر جیسے حضرات ان کے ہم جماعت رہے۔ اسی طرح ان کے اساتذہ میں بھی بڑے پائے کے علماء شامل ہیں۔ مولانا اسماعیل سلفی' شیخ الحدیث مولانا عبداللہ گوجرانوالوی' مولانا عبدالحمید ہزاروی جیسے راسخ العلم لوگوں سے علم کی کرنیں وصول کیں۔ عربی فاضل مدرسے کی تعلیم کے دوران ہی کیا' اس کے بعد پرائیویٹ میٹرک کی سند حاصل کی۔ میرے والد محترم ایک گم نام شخصیت ہیں' وہ ان کے بارے میں بتاتے ہیں کہ جب یہ مدرسے سے آیا کرتے تھے تو لوگوں کو بڑے احسن انداز سے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ یہ ان کے وعظ ہی کا ثمر تھا کہ ان کی طرف دیکھ کر گاؤں کے بہت سے لوگ اس تعلیم کی طرف راغب ہوئے۔ ان کے بڑے بیٹے جو کہ مرکز رحمت عالم تعلیم البنین والبنات کے صدر مدرس ہیں وہ کہتے ہیں کہ میرے والد محترم بتایا کرتے تھے کہ جب وہ مدرسے سے آتے تو لوگ اپنی چھتوں پر چڑھ جاتے کہ مولانا صاحب آئے ہوئے ہیں۔ اور پھر وہ بھی کسی چھت پر کھڑے ہو کر وعظ کیا کرتے۔ توحید کے موضوع پر اور شرک کے رد میں بڑی مؤثر تقاریر کیا کرتے۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد ملازمت کا موقع ملا۔ اس وقت ضلع سیالکوٹ میں عربی فاضل کیا ہوا کوئی شاذ ہی ملتا تھا۔ سب سے پہلے ان کی تقرری بجوات کے علاقے میں ہوئی' وہاں ان کے ایک شاگرد نیک عالم صاحب تھے جو کہ ہیڈ ماسٹر اور سیالکوٹ میں ڈی۔ او بھی رہے ہیں۔ وہاں تقریباً ۵ سال رہے اور توحید وسنت کی دعوت دیتے رہے۔ پھر وہاں سے کلاس والا میں آ گئے۔ وہاں مولانا نور حسین گجرات والے ان کے ساتھ ٹیچر رہے۔ اسی دورانیے میں کہ جب کلاس والا میں مقیم تھے تو سوکن ونڈ کے علاقے میں بریلویوں نے ایک ادارہ ''رضائے مصطفیٰ ہائی سکول'' بنایا اور اس ادارے کے قیام کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ لوگوں کو اپنے مسلک کی دعوت دی جائے۔

مولانا عبدالقیوم سلفی صاحب رحمہ اللہ کو یہ چیز بڑی شاق گزری۔ کیونکہ وہ لوگوں کو توحید پرست بنانا چاہتے تھے۔ اس ادارے کے مقابلے میں انہوں نے اسلامیہ ہائی سکول رتہ جھٹول میں قائم کیا اور وہاں دین کا کام بھرپور انداز میں کیا' وہاں توحید کی کرنیں پھیلاتے رہے۔

اس طرح پھر ان کی سکونت رتہ جھٹول میں ہو گئی۔ ان کی تبلیغ کا ایک اثر یہ تھا کہ جس سکول میں ملازمت کرتے تھے وہاں کے سارے اساتذہ مکمل داڑھیوں والے تھے۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ وہاں خطیب بھی رہے۔

رتہ جھٹول میں وہاں کے امام عمر دین جو کہ نابینا تھے اور مرکزی جمعیت کے ناظم کفایت اللہ شاکر کے دادا جان تھے انہوں نے مولانا عبدالقیوم سلفی صاحب کے بازو سے پکڑ کر ان کو جائے نماز پر بٹھایا اور کہا کہ اب تم امام ہو اور تم نے اس امامت کو چھوڑنا نہیں۔

اس طرح یہ وہیں رہائش پذیر تھے۔ انہوں نے مناظرے بھی کیے۔ ایک دفعہ بریلویوں کے ایک مناظر نے بدتمیزی کی تو ان کے پیچھے ایسے پڑے کہ ان کو وہاں سے بھگا دیا اور وہ دوبارہ وہاں نہ آیا۔ ظاہری بات ہے کہ انسان جہاں رہتا ہو کچھ ساتھی اور کچھ دشمن بھی ہوتے ہیں مخالفتیں بھی ہوئیں' اسی وجہ سے بعض اوقات وہاں سے چھوڑ کر آ گئے اور سیالکوٹ' شکر گڑھ' نارووال میں بھی جمعہ کا خطبہ دیا کرتے تھے۔ لیکن ان سارے نشیب وفراز کے باوجود آخر وہیں پر رہ رہے تھے۔

وہاں اردگرد کے کئی علاقے جن میں توحید کا نام تک نہ تھا وہاں ان کی کوششوں سے توحید پھیلی' اب ماشاء اللہ ہر گاؤں میں اہل حدیث کی مسجد موجود ہے۔ وہاں ایک گاؤں جس کا نام بجو کی ہے جہاں پر توحید کا بوٹا انہیں کا مرہون منت ہے۔

ان کے شاگردوں میں کفایت اللہ شاکر' اکرم ربانی' یوسف پسروری اور حافظ عطاء اللہ جیسے علماء ومبلغ شامل ہیں۔

ان کی اولاد میں ۲ بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ سارے ماشاء اللہ عالم فاضل اور دینی تعلیم سے آراستہ ہیں۔ ان کے بڑے بیٹے مولانا عبدالحسیب احسن صاحب جو کہ مرکز رحمت عالم تعلیم البنین والبنات میں دین کی تعلیم دیتے ہیں اور کمال پور میں خطیب بھی ہیں۔ دوسرے بیٹے مولانا ڈاکٹر عبدالمقیت صاحب ماشاء اللہ اپنے والد محترم کے دینی مشن

باقی صفحہ 21 پر

اخبار الجماعۃ

ڈسٹری بیوٹر پیغام ٹی وی صوبہ پنجاب جناب وقار احمد اعوان کے نام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!...... الحمد للہ جماعتی تعاون اور پیغام ٹی وی کے نمائندہ جناب حافظ عثمانی یزدانی کی خصوصی کاوش سے تحصیل صفدر آباد میں پیغام ٹی وی کی نشریات جاری وساری ہیں۔ پیغام ٹی وی کی نشریات نہ صرف صفدر آباد بلکہ گردونواح میں واقع تقریباً ۳۰ گاؤں میں بھی دیکھی جا رہی ہیں۔ بہت قلیل عرصہ میں پیغام ٹی وی لوگوں کا پسندیدہ چینل بنتا جا رہا ہے اور بہت بڑی تعداد اس کی نشریات سے مستفید ہو رہی ہے۔ یہ چینل کیبل پر تقریباً ۵۷ نمبر پر دیکھا جا رہا ہے۔ گزشتہ ایک ہفتہ پہلے ریسور کی فنی خرابی کی وجہ سے پیغام ٹی وی کی نشریات ۶ دن کے لیے معطل رہیں لیکن خصوصی اور ہنگامی اقدامات کی بدولت اس خرابی کو دور کر کے نشریات بحال کی گئیں۔

جناب نمائندہ پیغام ٹی وی کی بہتری اور ترقی کے لیے عوام میں ایک سروے کیا جس میں لوگوں کا چینل کے مطابق اظہار خیال اور ان کی قیمتی آراء کو نوٹ کیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. صوبہ پنجاب کے تمام نمائندگان میں ان کا آپس میں تعارف کروایا جائے تاکہ نمائندگان کا آپس میں رابطہ رہے اور چینل کی بہتری کے لیے اقدامات کیے جا سکیں۔
2. چینل کی نشریات تقریباً ڈیڑھ سال سے یہاں دیکھی جا رہی ہیں لیکن اس میں کچھ جماعتی پروگرام کا اشتہار اور کارکردگی کو نہیں دیکھا گیا اس پر غور کیا جائے۔
3. مخلف اور ہر دل عزیز علماء کو ٹائم دیا جائے تاکہ عوام زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں۔
4. کچھ عرصہ کے بعد تمام نمائندگان کی مرکز میں میٹنگ بلائی جائے جس میں سب کے خیالات اور مشوروں پر عمل کر کے چینل کی زیادہ سے زیادہ ترقی کے لیے اقدامات کیے جا سکیں۔

منجانب: حافظ عثمان غنی یزدانی، تحصیل صفدر آباد
0347-4712172
قیصر محمد بٹ، کیبل آپریٹر 0345-7594847

خطبہ جمعۃ المبارک

۵ دسمبر ۲۰۱۴ء کا خطبہ جمعہ مسجد مبارک اہل حدیث کوٹ میاں کوٹ رادھا کشن میں حافظ محمد زکریا عاصم نے ارشاد فرمایا۔

المرسل: محمد اسلم پیارا۔ ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن۔ قصور

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور کے ٹاؤنوں کے انتخابات

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور کے دس ٹاؤنوں کے انتخابات 31 نومبر 2014ء کو ہوئے۔ انتخابات کی نگرانی حضرت مولانا حافظ رانا خلیق احمد خاں پسروری ناظم ذیلی تنظیمات پاکستان نے کی جبکہ ان کی معاونت مولانا حافظ مفتی کفایت اللہ شاکر نے کی۔

اتوار کی صبح 7 بجے شالیمار ٹاؤن کا انتخاب ہوا۔ 8 بجے صبح راوی ٹاؤن 9 بجے واہگہ ٹاؤن 11 بجے عزیز بھٹی ٹاؤن بعد نماز ظہر نشتر ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن 2 بجے۔ علامہ اقبال ٹاؤن بعد نماز عصر ہجویری ٹاؤن اور سمن آباد ٹاؤن، نماز مغرب کے بعد کینٹ لاہور کے انتخابات ہوئے۔ تمام ٹاؤنوں کے امیر، ناظم اور ناظم مالیات کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ انتخابات کی خوبصورتی اور حسن یہ تھا کہ تمام کے تمام عہدیداران بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔

ان شاندار انتخابات پر جہاں لاہور ضلع کی قیادت اور دیگر معاون احباب نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا وہاں نگران انتخابات اور معاون کے فہم وتدبر اور معاملہ فہمی لائق صد تحسین ہے۔

امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور

تحصیل سیالکوٹ مجلس شوریٰ کا اجلاس

۹ نومبر بروز اتوار مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ضلعی امیر جناب ملک محمد منیر اعوان کی زیر صدارت اور قاری زاہد محمود کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ قاری خورشید عالم امیر تحصیل سیالکوٹ نے گزشتہ کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ (۱) اجلاس میں طے پایا کہ ہر ماہ تحصیل سیالکوٹ کی مختلف مساجد میں تبلیغی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ ان پروگرامز میں مقامی علماء کے ساتھ جماعت کے جید نامور علمائے کرام کو مدعو کیا جائے گا۔ (۲) فراہمی مونجی کے لیے تمام اراکین شوریٰ، مونجی تحصیل سیالکوٹ کے امیر وناظم کے پاس جمع کروائیں۔ (۳) توسیع ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کے متعلق اراکین شوریٰ سے کہا گیا کہ جن احباب نے ابھی تک ہفت روزہ ''اہل حدیث'' جاری نہیں کروایا وہ جاری کروائیں۔

اجلاس حافظ نثار مصطفیٰ صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر واشاعت تحصیل سیالکوٹ

مولانا محمد حنیف محمدی کی گرفتاری کی مذمت اور فوری رہائی کا پرزور مطالبہ

کوٹ رادھا کشن کے قریب چک نمبر 59 میں مسیحی جوڑے پر جو ظلم کیا گیا اور ان کو بعد میں بھٹہ میں ڈال کر جلایا گیا اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ پھر حکومت نے فوری قدم اٹھا کر اس کا ایکشن لیا اور پسماندگان کی دل جوئی کے لیے کافی سامان کیا گیا جو قابل تعریف ہے۔ لیکن اس واقعہ کے بعد جس طرح بے گناہ لوگوں کی اندھا دھند پکڑ دھکڑ شروع ہے جس کے نتیجے میں علاقہ میں خوف وہراس کی فضا قائم ہے۔ مسجدوں میں اذان اور نمازیں بند اور گھروں میں تالے لگ گئے ہیں۔ مولوی حضرات کو خاص طور پر گرفتار کیا گیا ہے، انتہائی قابل مذمت ہے۔

مولانا محمد حنیف محمدی جو جماعت اہل حدیث کے نہایت اعتدال پسند، نیک نام، صلح جو عالم دین ہیں اور ریٹائرڈ ٹیچر ہیں علاقہ ان کی شرافت کا گواہ ہے ان کو بھی راہ چلتے گرفتار کیا گیا اور بغیر جرم کے نامزد ملزم قرار دیا گیا۔ علاقہ کے سماجی، دینی، سیاسی حلقے ان کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو فی الفور رہا کیا جائے۔ بے گناہ لوگوں کی پکڑ دھکڑ ختم کی جائے۔ فضا کو پرامن بنایا جائے نہ کہ یکطرفہ گرفتاریوں کے ذریعہ کشیدگی کو بڑھایا جائے۔ یونہی شرفاء کو بغیر کسی جرم کے حوالاتوں اور جیل میں ڈالنا کہاں کا انصاف ہے؟

علاقہ کے دینی حلقے خاص طور پر نشانہ پر ہیں۔ عوام الناس کا مطالبہ ہے کہ صرف قصورواروں کو سزا دی جائے اور بے گناہ شرفاء کی جان بخشی کی جائے جو کسی جرم وخطا کے بغیر پولیس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔ امید ہے کہ مولانا محمد حنیف سمیت تمام بے گناہوں کو رہا کر کے ان کو انصاف مہیا کیا جائے گا۔ مولانا محمد حنیف موصوف کی شرافت ونجابت کا پورا علاقہ قائل ہے۔

(عبدالحکیم سیف، کوٹ رادھا کشن)

خطبہ جمعۃ المبارک

۲۱ نومبر کا خطبہ جمعۃ المبارک میں جامع مسجد اہل حدیث ۶۹ گ ب ملکی جڑانوالہ میں جناب سکندر حیات ذکی نے شان صحابہ کے عنوان دیا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ نفوس قدسیہ انبیاء کرام علیہم السلام وصحابہ عظام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی نفی جائز نہیں جبکہ ان سے یکساں محبت کرنا اہل ایمان کی نشانی ہے اور ان میں سے کسی ایک کی توہین کرنے سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

عبداللہ عابد بلوچ۔ خطیب جامع مسجد اہلحدیث
۶۴ گ ب۔ ملکی جڑانوالہ۔ ضلع فیصل آباد

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمد للہ! الاسلام ڈائری 2015ء زیر طبع ہے۔ احباب جماعت اپنے آرڈر جلد بھجوائیں تا کہ چھپنے کے ساتھ ہی ڈائری جلدان کی خدمت میں ارسال کی جاسکے۔

عام قیمت فی ڈائری .... 350/- روپے

مجلّہ ''اہل حدیث'' کے معاونین سے ...... 300/- روپے

نوٹ: ڈائری وی پی نہیں کی جائے گی۔

رابطہ: ادارہ الاسلام ڈائری' دفتر ہفت روزہ اہل حدیث چوک اہل حدیث 106 راوی روڈ۔ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611
042-37720257 - 055-4443265
Weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ سیرت النبی ﷺ واستحکام پاکستان کانفرنس

❷ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ کو دن کے وقت بدوملہی کے نواحی گاؤں کوٹلی نوانیاں میں سالانہ سیرت النبی واستحکام پاکستان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا ابوبکر سلطان یزدانی' حضرت مولانا محمد یوسف پسروری' حضرت مولانا حافظ محمد عمر صدیق اور حضرت مولانا عبدالرزاق ساجد خطاب کریں گے۔

❸ ا۔ جنوری ۲۰۱۵ء کو جامع مسجد علی جاکے (نزد بدوملہی) میں سالانہ سیرت النبی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت حافظ عبدالغفار ریحان' حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی اور حافظ محمد یوسف مجاہد خطاب کریں گے۔

المعلن: نذیر احمد سندھو نائب امیر تحصیل نارووال

مولانا محمد یٰسین راہی کا کوٹ مٹھن میں خطبہ جمعہ

❂ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور کے امیر ادارہ تبلیغ اسلام جامپور کے مدیر حضرت مولانا محمد یٰسین راہی 2 جنوری 2015ء کا جمعہ جامع مسجد اسامہ بن زید اہل حدیث کوٹ مٹھن میں پڑھائیں گے۔ بعد نماز جمعہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کوٹ مٹھن کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ نیز مسجد مذکور کے منتظم اعلیٰ جناب حاجی محمد جمیل کی طرف سے دی گئی ضیافت میں شریک ہوں گے۔

منجانب: محمد اسماعیل ساجد مدیر جامعہ محمدیہ اہل حدیث جامپور

خطبہ جمعۃ المبارک

❂ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث غلہ منڈی تاندلیانوالہ میں ۱۹ دسمبر ۲۰۱۴ء کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت حافظ عبدالوہاب روپڑی ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب: شہادت طور' تاندلیانوالہ

اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیراہتمام پروگرام

❂ یکم اکتوبر بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد الایمان رائے ونڈ روڈ لاہور میں A.S.F کے زیراہتمام پروگرام ہوا۔ حافظ محمد یوسف فیصل آبادی' قاری رئیس احمد' حافظ محمد ظہیر اور قاری محمد ارسل و دیگر علمائے کرام نے خطابات فرمائے۔

منجانب: قاری محمد اقبال سلفی' رائے ونڈ۔ لاہور

ضرورت خطیب

❂ اگر کسی جگہ پنجابی یا اردو خطیب کی ضرورت ہو تو رابطہ فرمائیں۔ لاہور اور گوجرانوالہ کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ: حافظ محمد علی 0336-4498130

سالانہ سیرت کانفرنس

❶ ۱۰ جنوری ۲۰۱۵ء کو جامع مسجد محمدیہ بدوملہی میں سالانہ سیرت کانفرنس ہو رہی ہے جس میں حضرت مولانا عبدالعلیم یزدانی اور حضرت مولانا سیف اللہ خالد ملتانی خطاب کریں گے۔

ضروری تصحیح

❂ شمارہ نمبر ۴۵ مجریہ ۲۸ نومبر کے صفحہ نمبر ۱۰ کالم نمبر ۲ پر ملک عبدالرشید عراقی کے مضمون میں کتاب کے نام میں مولانا عبدالوہاب حیدری دہلوی لکھا گیا ہے۔ حیدری کی بجائے سلفی پڑھا جائے۔

❂ شمارہ نمبر ۴۷ مجریہ ۱۲ دسمبر صفحہ نمبر ۲۵ کالم نمبر ۳ پر مولانا محمد حنیف سلفی کی خبر وفات چھپی ہے وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نہیں بلکہ جماعت غرباء اہل حدیث کھڑیانوالہ کے امیر تھے۔

❂ بعض قارئین کرام نے شمارہ نمبر ۴۷ مجریہ ۱۲ دسمبر کے اداریہ کے بارے میں استفسار کیا ہے ان کی معلومات کے لیے گزارش ہے کہ یہ اداریہ مدیر اعلیٰ نے نہیں بلکہ نائب مدیر عبداللہ بخش صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ (ادارہ)

انتقال پُرملال

❂ علماء' خطباء اور مساجد و مدارس کے ساتھ پرخلوص محبت رکھنے والے نہایت ایماندار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند محترم جناب حاجی محمد رفیق المعروف فیصل آبادی (۲۳ نومبر ۲۰۱۴ء بروز اتوار) ۷۱ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ بعد نماز عصر جامع مسجد توحید گنج مغلپورہ لاہور میں جناب قاری خالد جاوید محمدی صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء کرام سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق احباب نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

ادارہ ہفت روزہ اہل حدیث اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ان کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔

❂ اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل بوریوالہ کے صدر حافظ عبیداللہ ضیاء کے والد بزرگوار اور مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک 23/E.B بوریوالہ کے خطیب بزرگ عالم دین حضرت مولانا حافظ سلطان احمد صاحب گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کے امیر مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء نے پڑھائی' مرحوم نے دو بچے حافظ عبیداللہ اور ضیاء اللہ کے علاوہ چار بچیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم انتہائی ملنسار اور بااخلاق تھے۔ علاقہ میں سینکڑوں شاگردان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

شریک غم: رانا حبیب الرحمٰن ضیاء
نائب ناظم تبلیغ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لائسنس نمبر 5282

حج وعمرہ سروسز میں با اعتماد نام

فوری بکنگ پر خصوصی رعایت

عمرہ گروپ

TABOOK

خوبصورت اور قریب ترین ائرکنڈیشنڈ ہوٹل کی رہائش

تیز ترین عمرہ ویزہ سروس / ملکی وغیر ملکی ایئرلائنز کے سستے ترین ٹکٹ

14 - 21 - 28 دن کے معیاری پیکجز

دبئی، ملائیشیا اور سنگاپور کے وزٹ ویزے

چیف ایگزیکٹو: حافظ عبدالحفیظ مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)
0322-6662333
0302-4580611

مینیجر: حماد مدنی
0333-4005913
042-37506747

آفس نمبر 8، فرسٹ فلور، 25- ابرار سینٹر وحدت روڈ لاہور

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ظفروال کے انتخابات میں

محترم جناب حافظ عبدالغفار ریحان حفظہ اللہ

اور

محترم جناب حافظ منظور احمد حفظہ اللہ

کو بلا مقابلہ بالترتیب امیر اور ناظم منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نظم کے مطابق مسلک اہل حدیث کی ترویج واشاعت کے لیے دعا گو ہیں۔

چوہدری محمد منور کاہلوں

جامع مسجد ساقی کوثر اہل حدیث موضع ٹھیٹھر
نزد دھم تھل تحصیل ظفروال۔ ضلع نارووال

0303-6004005 0333-7384580

لیہ میں فری میڈیکل کیمپ

مرکزی جمعیت اور اہل حدیث یوتھ فورس ضلع لیہ کے زیر اہتمام ۱۶ نومبر ۲۰۱۴ء بروز اتوار الاحسان ڈسپنسری نزد مسجد محمدی اہل حدیث لیہ مائنر لیہ میں فری میڈیکل کیمپ قائم کیا گیا۔ کیمپ میں تقریباً ۱۵۰ مریضوں کا فری چیک اپ کیا گیا اور ادویات بھی فری مہیا کی گئیں۔ چیک اپ کے فرائض ڈاکٹر عمار رزاق MBBS اور ان کی مدد کے لیے لیہ سٹی کی یوتھ فورس کے اراکین نے انجام دیئے۔ کیمپ کی سرپرستی حافظ عبدالغفار حسن امیر ضلع، طلحہ زبیر احمد صدر AYF ضلع اور دیگر ذمہ داران نے کی۔

شعبہ نشر واشاعت A.Y.F ضلع لیہ

ارجنٹ عمرہ ویزہ حاصل کریں

15 سال سے اللہ کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف عمل

نوٹ

اکانومی پیکج کے ساتھ ساتھ 3 - 4 - 5 سٹارز پیکجز بھی دستیاب ہیں

حج انرولمنٹ نمبر 13407

چیف ایگزیکٹو
حکیم کرامت اللہ
ریٹائرڈ O.T انچارج
0300-4619256
0321-4619256

فنانس سیکرٹری
ابوعبداللہ غلام نبی خادم
ناظم اعلیٰ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث چک نمبر 17- قصور
0336-4236117

زیر نگرانی
مولانا شاعر اسلام سبحانی نذیر احمد
0323-4315701

ہیڈ آفس 60-A ماڈرن کالونی پیکو روڈ نزد امتیاز ہائی سکول کوٹ لکھپت۔ لاہور
فون 042-35943765 فیکس 042-35943766
E-mail: astawana.hajj@yahoo.com

تفسیر ابن کثیر
تخریج و تحقیق شدہ ایڈیشن
ترجمہ: مولانا محمد جوناگڑھی
محدث العصر حافظ زبیر علی زئی

تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج وتحقیق کا اہتمام۔
خوبصورت سرورق، معیاری طباعت، بہترین کاغذ، مناسب قیمت

مکتبہ اسلامیہ
041-2631204 - 2641204
042-37244973 - 37232369
Email: maktabaislamiapk@gmail.com Visit or Facebook page: maktabaislamiapk

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوہر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

فیصل

32 اجزاء سے تیار کردہ

معجون قوت دماغ زعفرانی

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ

- ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- نظام ہضم کی درستگی، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- ہر موسم اور ہر عمر کی خواتین وحضرات میں یکساں مفید
- معدہ وجگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
- مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

قیمت -/1200 روپے وزن 600 گرام

قیمت -/650 روپے وزن 300 گرام

اجزائے معجون

زعفران	شہد	
کشنیز	جوہر آہن	
مرچ سیاہ	بادیان	
خشخاش	گل سرخ	
اسطوخودوس	الائچی خورد	
مغز تربوز	گوند کتیرہ	
آملہ	مغز کدو	

پاکستان بھر بذریعہ ڈاک فری ہوم ڈلیوری

0314-3085577

فیصل

no side effects

عرقِ نایاب

2 لیٹر قیمت 1200 روپے

موٹاپا، گیس، بدہضمی اور بڑھے ہوئے پیٹ کا مکمل علاج

فیصل عرق نایاب

100% انتہائی مفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایسا مرکب جو جسم میں پہنچ کر فالتو چربی کو پگھلاتا ہے اور جسم کو خوبصورت اور جاذب نظر بناتا ہے۔

فیصل عرق نایاب کے فوائد

- موٹاپا کو مکمل ختم کر کے جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔
- چہرے کے کیل مہاسے، چھائیاں، پھوڑے، پھنسیوں کا قدرتی علاج۔
- جگر، معدہ، آنتوں کی سوزش، قبض، گیس، جلن، درد، بدہضمی، کھٹی ڈکاریں
- قے، پرانا بخار، گردے کے امراض، خون کی کمی اور جسمانی کمزوری کیلئے مفید۔

پاکستان بھر کے تمام بڑے شہروں میں فری

ہوم ڈلیوری 0314-3085577

Faisal Foods® — فیصل FOODS® ستارہ پلازہ ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

گولڈن

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مائیک ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، ہارن، سٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

نام ہی کافی ہے

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

چوک نیا شہر نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739 055-4213430

U.P.S امپورٹڈ بھی دستیاب ہیں

الکرم ووڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فون نمبر: 055-4212804,4226706-0300-6430029

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا شہر گوجرانوالہ

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نام ہی کافی ہے

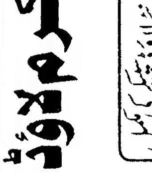

محمد ذیشان ربانی 0343-6007696

سپر سٹار

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، ہارن، سٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

پروپرائٹر ایم اکرام مغل

0333-8294645 055-4237974 0312-7343693

حافظ آباد روڈ چوک نیا شہر نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

ہم مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل تاندلیانوالہ کے نئے منتخب عہدیداران

سرپرست اعلیٰ

حاجی معاذ احمد

حفظہ اللہ تعالیٰ

امیر

قاری بشیر احمد عزیزی

ایم۔اے ایم او ایل

ایم اے عربی، اردو، اسلامیات، پنجابی، ہسٹری

ناظم اعلیٰ

چوہدری حنظلہ طور

ایم اے بی ایڈ

ناظم مالیات

محمد لطیف حیدر

کنجوانی

کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

اور امید رکھتے ہیں کہ بفضل اللہ تعالیٰ یہ باصلاحیت، جراتمند فرض شناس قیادت اپنے فرائض منصبی کو بطریق احسن سرانجام دے گی

منجانب

افتخار احمد فراز صدر اہلحدیث یوتھ فورس ضلع فیصل آباد، قاری احمد یار حقانی، چوہدری محمد یسین طور، مولانا افتخار احمد، میاں خالد خاں خیالیکا اظہر ولایت کھچڑ، رائے غلام فرید کھرل، محمد بلال چکیانوالہ، حافظ محمد بلال، حافظ شہزاد احمد، ڈاکٹر محمد اکرم انصاری

الحمد للہ

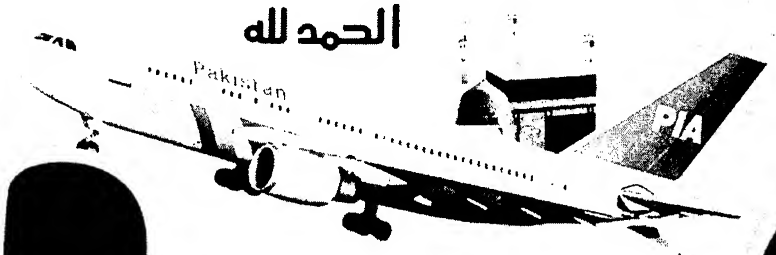

گورنمنٹ لائسنس نمبر
3968

کنفرم ایئرلائن ٹکٹ
بہترین ٹرانسپورٹ
قریب ترین رہائش

عمرہ

سعودی عربیہ ۔ دوبئی
سنگاپور ۔ تھائی لینڈ ۔ ملائیشیا
کے وزٹ ویزہ جات کی معلومات حاصل کریں

بکنگ شروع

بفضلہ تعالیٰ
علاقہ بھر کا سب سے
پہلا گورنمنٹ سے
رجسٹرڈ شدہ ادارہ

28 21 15 یوم کے پرکشش پیکج

گزشتہ 23 سال سے آپکی خدمت میں پیش پیش
تمام ایئرلائنز کی ٹکٹیں حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

کاروان الحدیبیہ
انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

ہیڈ آفس: بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر فاروق آباد
0300-4236407- 0333-4194280
0301-4966505- 056-3877266

برانچ آفس: میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک ستیانہ روڈ جھال فیصل آباد
0321-0333-6662422
041 - 8557315

برانچ آفس: زبیر سپر سنٹر بالمقابل علی میرج ہال منڈی موڑ دیپالپور روڈ کھڈیاں خاص قصور
0301 6837566/0301 6814942
0334 4356170/0301 4091237

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

میدانِ صحافت میں حق وصداقت کا علمبردار

45 سال تسلسل کے ساتھ اشاعت کی

ہفت روزہ اہلِ حدیث لاہور

جس میں آپ کو ملے ہر ہفتے

کتاب وسنت کی روشنی میں آپ کے مسائل کا حل۔

حالاتِ حاضرہ پر جماعتی پالیسی

مرکزی، صوبائی، ضلعی وشہری جمعیات، یوتھ فورس

حرم مکہ/حرم نبوی میں خطبات جمعۃ المبارک

علماء، خطباء، اساتذہ اور طلباء کے لئے مفید علمی مضامین

اور سٹوڈنٹس فیڈریشن کی سرگرمیوں سے آگاہی۔

آئیے...! اس کی توسیع اشاعت مہم میں حصہ لیجئے۔

ہفت روزہ "اہلحدیث"

مرکز اہلحدیث، 106۔ راوی روڈ۔ لاہور

042-37720257 | 0300-4470611 | 0321-4332168

CPL No 116

Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257

Paigham Tv:042-37722876